نعت

سامان

تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ

کلام : تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم

حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا نوری قدس سرہٗ

PDF software by:
Mubashir Younus

mubashirlakhana@gmail.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	اللہ اللہ اللہ اللہ	6
2	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ	11
3	پڑھوں وہ مطلع نوری ثنائے مہر انور کا	27
4	وصف کیا لکھے کوئی اس مہبط انوار کا	30
5	کن کا حاکم کر دیا اللہ نے سرکار کو	32
6	چارہ گر ہے دل تو گھائل عشق کی تلوار کا	33
7	مقبول دعا کرنا منظور ثنا کرنا	37
8	کون ایسا ہے جسے خیر وریٰ نے نہ دیا	40
9	بخت خفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا	41
10	قفس جسم سے چھٹتے ہی یہ پرّاں ہوگا	44
11	آہ پورا مرے دل کا کبھی ارماں ہوگا	45
12	میرا گھر غیرت خورشید درخشاں ہوگا	46
13	ماہ تاباں تو ہوا مہر عجم ماہ عرب	47
14	ہے تم سے عالم پر ضیاء ماہ عجم مہر عرب	49
15	ان کو دیکھا تو گیا بھول میں غم کی صورت	50
16	کیسے کاٹوں رتیاں صابر	52
17	تم پر لاکھوں سلام	53
18	اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے	60
19	ماہ طیبہ نیر بطحا صلی اللہ علیک وسلم	67
20	اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام اے سرور عالی مقام	73
21	ترا جلوہ نور خدا غوث اعظم	76
22	کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم	78
23	تجلی نور قِدَم غوث اعظم	79
24	دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں	82
25	یہ کس شہنشہِ والا کی آمد آمد ہے	85
26	رسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں	87
27	ہم اپنی حسرت دل کو مٹانے آئے ہیں	90
28	جو خواب میں بھی آئیں حضور آنکھوں میں	93
29	کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں	95
30	حبیب خدا کا نظارا کروں میں	100
31	شاہ والا مجھے طیبہ بلالو	102
32	بہار جانفزا تم ہو، نسیم داستاں تم ہو	104
33	کیا کہوں کیسے ہیں پیارے تیرے پیارے گیسو	107
34	کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو	110
35	تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ	113
36	کرم جو آپ کا اے سید ابرار ہو جائے	115
37	مرض عشق کا بیمار بھی کیا ہوتا ہے	117
38	کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے	119
39	پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے	121
40	نگاہ مہر جو اس مہر کی ادھر ہو جائے	123
41	فوج غم کی برابر چڑھائی ہے	126
42	تیری آمد ہے موت آئی ہے	128
43	بخط نور اس در پر لکھا ہے	130
44	مے محبوب سے سرشار کر دے	136
45	حقیقت آپ کی حق جانتا ہے	137
46	دلوں کو یہی زندگی بخشتا ہے	142
47	رباعیات	145

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سامانِ بخشش

کلام

تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم
حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا نوری قدس سرہٗ

ناشر

رضا اکیڈمی

۵۲، رڈونٹاڈا اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

سلسلۂ اشاعت نمبر ۵۱۴

نام کتاب ..... سامان بخشش

کلام ..... تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ

تصحیح ..... مولانا ابو مسرور محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

سن اشاعت ..... ۲۲ر ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ یکم جنوری ۲۰۰۸ء

تعداد اشاعت ..... تین ہزار (۳۰۰۰)

طباعت ..... رضا آفسیٹ، ممبئی ۳

ناشر ..... رضا اکیڈمی، ۵۲ر ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

by Mubashir Younus

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سامان بخشش

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدار اہلسنت آبروئے عشق ووفا سراج بزم علماء وفقہاء حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کا سوز وگداز، کیف واثر اور نور ونکہت سے معمور کلام کا مجموعہ ''سامان بخشش'' ایک ایسا سدا بہار گلدستہ اور گنجینۂ علم ومعانی اور علمی وادبی شاہکار ہے جو ہمیشہ قدر وقیمت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور اہل محبت پڑھ کر اور سن کر قلب وروح کو مسرور کرتے رہیں گے۔ آپ کے گراں قدر شعری مجموعہ کی وجد آفریں مشمولات حمد، نعت، منقبت، سلام اور رباعیات ہیں۔

حمد

حمد باری تبارک وتعالیٰ میں آپ نے اللہ عزوجل کی عظمت وکبریائی کے جلوۂ صدہا رنگ کا تذکرہ، ۹۹ر صفات الٰہیہ کا ذکر ساتھ ہی بعض عقائد کا بیان اور عقائد باطلہ کا رد کیا ہے۔

نعت

نعت گوئی سے آپ کا قلبی، روحانی اور ایمانی لگاؤ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دولت گراں مایہ آپ کے اسلاف کرام اور اجداد عظام سے منتقل ہوتی ہوئی آپ تک پہنچی اور آپ نے بڑی فیاضی اور فراخ دلی کے ساتھ اس کو اللہ کے بندوں تک پہنچایا۔ جس طرح سیدی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہم عقیدت مند ہیں کہ ''ڈال دی قلب میں عظمت مصطفےٰ'' ان کے بعد آپ پر بھی یہ بات پوری طرح صادق آتی ہے کہ یہی آپ کی حیات پاک کا سب سے اہم مشن اور مقدس

نصب العین رہا ہے۔ ایسی ذات محمود الصفات جن کے تقویٰ وطہارت کی قسم کعبے میں بھی کھائی جاسکتی ہے ان کے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پوچھنا ہی کیا۔ جب تک دل عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بریاں اور آنکھیں ان کی یاد میں گریاں نہ ہوں اس طرح کے اشعار جو ''سامان بخشش'' میں مندرج ہیں کارگاہ فکر میں ڈھل ہی نہیں سکتے۔

منقبت

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خانوادۂ رضا کی بے پایاں عقیدت وشیفتگی تو دوپہر کے سورج کی طرح درخشاں اور تابناک ہے۔ یہ تو سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ کا نشان امتیاز ہے۔ سیدنا امام احمد رضا قادری اور مرشدنا حضور مفتی اعظم نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے تلامذہ اور خلفاء نے پیر پیراں میر میراں شاہ جیلاں پیر دستگیر روشن ضمیر سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن اس مضبوطی سے ہاتھوں میں تھما دیا ہے کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ حشر تک کسی سچے سنی سے نہیں چھوٹے گا۔

سلام

حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ نے حضور آقائے کائنات سرور دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ ناز میں نہایت ہی عمدہ لب ولہجے کے ساتھ نعت رنگ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا ہے جسے پڑھتے اور سنتے ایمان کو تازگی اور روح کو سرور حاصل ہوتا ہے۔

رباعیات

رباعی ایک مشکل ترین صنف شاعری ہے۔ اس کے فنی تقاضوں سے عہدہ برآ ہونا ہر شاعر کے بس کی بات نہیں۔ آپ نے اس وادیٔ پرخار کو بھی بڑی سلامت روی سے

by Mubashir Younus

طے کیا ہے۔ مشکل ترین مقام پر بھی آپ نہایت سہل انداز میں شعر کہہ کر گزر گئے ہیں۔ اظہار خیالات میں کہیں آپ کا قلم عجز بیانی کا شکار نہیں ہوا۔ اور نہ کہیں تنقیص کا شائبہ اور نہ کہیں غلو کا وہم۔ آپ کے پورے دیوان کو از اول تا آخر دیکھ جائیں کہیں بھی کوئی سقم شرعی نہیں ملے گی ہاں کہیں کہیں حقیقت بیانی اور مسلک اہل سنت کی ترجمانی سے کلام میں کچھ ایسا رنگ پیدا ہو گیا ہے جو دشمنوں کی نظر میں کانٹا بن کر چبھ رہا ہے جیسا کہ آپ نے خود اپنی شاعرانہ فتوحات اور حقیقت بیانی کا تذکرہ ایک رباعی میں یوں کیا۔

گلہائے ثنا سے مہکتے ہوئے ہار
سقم شرعی سے ہیں منزہ اشعار
دشمن کی نظر میں یہ نہ کھٹکیں کیونکر
ہیں پھول مگر ہیں چشم اعدا میں خار

یوں تو حضرت نوری بریلوی قدس سرہٗ کا مجموعۂ کلام ''سامان بخشش'' کی طباعت بار بار مختلف حضرات نے کروائی ہے لیکن اب رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام از سر نو کمپوز کروا کے مختلف نسخے سامنے رکھ کر صحت کی پوری کوشش کر کے رضا آفسیٹ ممبئی نے خلیفۂ حضور مفتی اعظم و حضور مجاہد ملت حضرت مولانا سید عبد العلیم قادری صاحب ممبئی کے چہلم کے موقع پر پانچ رنگی، عمدہ طباعت کے ساتھ منظر عام پر لایا جو کہ اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ حضرت موصوف اور ارکان رضا اکیڈمی و رضا آفسیٹ ممبئی کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

اسیر مفتی اعظم محمد سعید نوری
بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی

by Mubashir Younus

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضرب ہو

(توحید باری عزاسمہٗ)

اللہ اللہ اللہ اللہ

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحانہ عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اللہ اللہ اللہ اللہ

عرش و فرش و زمان و جہت اے خدا جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا
ذرے ذرے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اللہ اللہ اللہ اللہ

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو تو منزہ مکاں سے مبرہ ز سو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تو کو بکو تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفو

اللہ اللہ اللہ اللہ

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو جن و انس و ملک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سو بسو بن میں وحشی لگاتے ہیں ضربات ہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

نغمہ سنجان گلشن میں چرچا ترا چہچہے ذکر حق کے ہیں صبح و مسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

طائران جناں میں تری گفتگو گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ہو اور سب کہتے ہیں لَاشَرِیْکَ لَہٗ

اللہ اللہ اللہ اللہ

بلبل خوش نوا طوطی خوش گلو زمزمہ خواں ہیں گاتے ہیں نغمات ہو
قمری خوش لقا بولی حق سرہٗ فاختہ خوش ادا نے کہا دوست تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

صبح دم کرکے شبنم سے غسل و وضو شاہدان چمن بستہ صف روبرو
وردکرتے ہیں تسبیح سُبْحَانَہٗ ھو ولاغَیرُہٗ ھو ولاغَیرُہٗ

اللہ اللہ اللہ اللہ

ہر نہال چمن ذکر سے ہے نہال ذکر حق یہ اسے کرتا ہے مالا مال
ذکر سے چوک کر ہوتا ہے وہ نڈھال ذکر ہی تیرا ہے اس کی وجہ نمو

اللہ اللہ اللہ اللہ

وہ بھی تسبیح سے رکھتا ہے اشتغال جو نہیں رکھتا منہ اور لسانِ مقال
پھر بھی گویائے تسبیح ہے اس کا حال اس کی حالی زباں کہتی ہے تو ہی تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

جو ہے غافل ترے ذکر سے ذوالجلال اس کی غفلت ہے اس پر وبال ونکال
قعر غفلت سے ہم کو خدایا نکال ہم ہوں ذاکر ترے اور مذکور تو

by Mubashir Younus

اللہ اللہ اللہ اللہ

ہے زبان جہاں حمد باری میں لال دم کوئی حمد کا مارے کس کی مجال
تا بامکان ہم رکھتے ہیں قیل و قال اس کو مقبول فرمالے رحمت سے تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

بھردے الفت کی مے سے ہمارا سبو دل میں آنکھوں میں تو اورلب پر ہوتو
کیف میں وجد کرتے پھریں کو بکو ورد گایا کریں پے بہ پے سو بسو

اللہ اللہ اللہ اللہ

عفو فرما خطائیں مری اے عفو شوق و توفیق نیکی کا دے مجھ کو تو
جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکر ہو عادت بد بدل اور کرنیک خو

اللہ اللہ اللہ اللہ

بد ہوں مولیٰ مرے مجھ کو کردے نکو رخت اعمال ہے چاک فرما رفو
تیری رحمت کی امید ہے اے عفو کہ ہے ارشاد قرآن لَاتَقْنَطُوْا

اللہ اللہ اللہ اللہ

داخل خلد ہم کو جو فرمائے تو ہم ہوں اور حور و غلماں لب آب جو
اور جام طہور اور مینا سبو دیکھیں اعدا تو رہ جائیں پی کر لہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب فتنوں کی دھول سے پاک ہووے عرب
ایسا برسا بہادے جو خاشاک سب تیری رحمت کے بادل گھریں چار سو

اللہ اللہ اللہ اللہ

رحم فرما خدایا حرم پاک ہو تو نے تقدیس بخشی ہے جس خاک کو
دفع فرما وہاں پر ہے بیباک جو اور گرا بجلیاں قہر کی بر عدو

اللہ اللہ اللہ اللہ

نور کی تیرے ہے اک جھلک خوبرو دیکھے نوریؔ تو کیوں کر نہ یاد آئے تو
ان کا سرور ہے مظہر ترا ہو بہو مَنْ رَاٰنِیْ رَأَالْحَقْ ہے حق موبمو

اللہ اللہ اللہ اللہ

خواب نوریؔ میں آئیں جو نور خدا بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پر ضیا نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

لَامَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ لَامَشْھُوْدَ اِلَّا اللّٰہ

لَامَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ہے موجود حقیقی وہ ہے مشہود حقیقی وہ

ہے مقصود حقیقی وہ معبود حق و حقیقی وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ھو ھو ھو ھو ھو ھو ھو اَللّٰہ ھُوَ اَللّٰہ

تیرا جلوہ ہے ہر سو تو ہی تو ہے تو ہی تو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

حق ھو حق ھو حق ھو حق رَبِّ نَاس وَرَبِّ فَلَق

غیر نہیں تیرا مطلق بھولوں گا میں یہ نہ سبق

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

اَنْتَ الْھَادِیُ اَنْتَ الْحَقُ رنگ باطل اس سے فَق

قلب مبطل سن کر شق قلب مسلم کی رونق

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

رَبِّیْ حَسْبِیْ جَلَّ اللّٰہ مَافِیْ قَلْبِیْ اِلَّا اللّٰہ
حق حق اَللّٰہ اَللّٰہ رب رب رب سُبْحَانَ اللّٰہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ لَیْسَ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ
اس سے بُن ہے وہ نہیں بُن اَبْصِرْاِسْمَعْ دیکھ اور سن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُو کہتا ہے یہ ہر بُن مو
سنتا ہوں میں از ہر سو لَیْسَ سِوَاکَ یَا مَنْ ھُو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

بُن کو بنایا ہے اس نے بُن کو جمایا ہے اس نے
بُن کو اگایا ہے اس نے باغ کھلایا ہے اس نے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

اَللّٰہ الٰہ وربّ واحد فرد و واحد وتر وصمد
جس کا والد ہے نہ ولد ذات و صفات میں بیحد و عد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایک حقیقی ہے وہ احد ایک نہیں وہ جو ہے عدد
پاک ہے وہ از صورت و حد کَیْفَ یُصَوَّر کَیْفَ یُحَد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

مُنعِم و حَقّ وسَمِیُع وبَصِیر　　باقِیُ بَارِیُ بَرّ وخَبِیر
جَامِع مَانِع مَنَار و کَبِیُر　　رَافِع نَافِع حَیّ و قَدِیُر

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوُلِ اللّٰہ

حَکَم وعَدل وعَلِیّ وعَظِیُم　　دَیَّان ورَحُمٰن ورَحِیُم
قُدُّوُس وحَنَّان وحَلِیُم　　فَتَّاح ومَنَّان وکَرِیُم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوُلِ اللّٰہ

وَالی وَلِی مُتَعَالِیُ حَکِیُم　　وَھَّاب ورَزَّاق وعَلِیُم
مَالِکِ یَومِ دِیُن وجَحِیُم　　مَالِک مُلکِ خُلد و نَعِیُم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوُلِ اللّٰہ

وہ ہے عَزِیُز و مُجِیُب شَکُور　　وہ ہےبَدِیُع و قَرِیُب صَبُوُر
وہ ہےمَتِیُن وحَسِیُب غَفُوُر　　وہ ہے مُعِیُن ورَقِیُب ضرور

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوُلِ اللّٰہ

وہ ہےمُقَدِّم اورغَفَّار　　وہ ہےمُھَیُمن اورجَبَّار
وہ ہےمُؤَخِّر اورقَھَّار　　وہ ہےبَاسِط اورسَتَّار

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوُلِ اللّٰہ

نُوُر مُصَوِّر اورظَاھِر　　بَاطِن اَوَّل اوراٰخِر
وَاجِد مَاجِد اورقَادِر　　مُؤْمِن مُتَکَبِّر قَاھِر

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوُلِ اللّٰہ

تَـوَّاب و مُـغْنِـی هَـادِی　　مُـقْسِـط مُـحیِیْ مُمِیْت غَنِی
مُـنْتَـقِـم و قَیُّـوْم وقَـوِی　　مُـقْتَـدِر و وَاسِـع مُـحْـصِـی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

مُبْـدِیّ وجَـلِیْل وحَفِیْظ ومَجِیْد　　مُـعْـطِیّ ووَکِیْل وسَلَام و مُعِیْد
وہ ہے لَـطِیْف ووَدُوْد ووَحِیْد　　اور شَهِیْـد و حَـمِیْـد و رَشِیْد

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

وہ ہے جَـوَّاد عَـفُـوّ عَـطُـوف　　ازلی ابدی ہے مَـعْـرُوْف
یَـصْـرِفُ عنَّاجَمِیْعَ صَرُوْف　　مَـوْلَـی الْـکُـلِ وَهُـوَ رَؤُف

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

وہ ہے محیط انس و جاں　　وہ ہے محیط جسم و جاں
وہ ہے محیط کل ازماں　　وہ ہے محیط کون و مکاں

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

وہ ہے مُـقِیْـط ومـعِـزّ ومُذِل　　وہ ہے حَـفِیْـظ ونَصِیْر اے دل
باد و آتش و آب و گل　　سب کا وہ ہی ہے فاعل

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

مادّے اس نے پیدا کئے　　اس کے امر کن سے بنے
دور و تسلسل کے جھگڑے　　امر حق سے قطع ہوئے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰه

by Mubashir Younus

قابض و باعث ، خالق ہے خافض و وارث ، رازق ہے
جو ہے اس کا عاشق ہے غیرِ ناطق ناطق ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

کوئی نہ اس سے سابق ہے کوئی نہ اس سے لاحق ہے
کون ثنا کے لائق ہے ناطق غیرِ ناطق ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

سب ہیں حادث وہ ہے قدیم کوئی نہیں ہے اس کا ندیم
پیدا اس نے کئے ہیں فخیم اور اسی نے بنائے لئیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایک ہی ہے وہ بے شک ایک بندہ اس کا ہر بد و نیک
کافر دل میں اس سے اٹیک اپنے دل کی ہے یہی ٹیک

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ساجھی نہ اس کا کوئی شریک وہی مَلِک ہے وہی ملیک
پاک مکاں سے اور نزدیک دیکھے سنے پست و باریک

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے منزہ شرکت سے پاک سکون و حرکت سے
کام ہیں اس کے حکمت سے کرتا ہے سب قدرت سے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایک وجود حقیقی تھا غیر سراسر فانی ہوا
حق بیں نظر سے جب دیکھا برملا کہہ اٹھے عقلا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

باقی وجود حقیقت تھا باقی یکسر منفی ہوا
کہہ اٹھے یہ بعض عرفا ما فی حبی الا اللہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ہر ہر ذرہ ہر قطرہ شاہد ہے ہر ہر لمحہ
اس کی قدرت وصنعت کا یکتائی و وحدت کا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

اللہ واحد و یکتا ہے ایک خدا بس تنہا ہے
کوئی نہ اس کا ہمتا ہے ایک ہی سب کی سنتا ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایک نہ ہوتا گر اللہ کیسے رہتے ارض و سما
ہوتا نہ اک محتاج اک کا کس لئے یہ اس سے ملتا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

سوتا پیتا کھاتا نہیں اس کا رشتہ ناتا نہیں
اس کے پتا اور ماتا نہیں اس کے جورو جاتا نہیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جہل و ظلم و کذب و زنا خواری میخواری سَرِقہ
اس سے ممکن جس نے کہا لا ریب اس نے کفر بکا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

روح نہیں ہے وہ نہ جسیم مَقسِم ہے وہ نہ قسم و قسیم
اس کے صفات و اسما قدیم یہ ہے اپنا دین قویم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ہے وہ زمان و جہات سے پاک وہ ہے ذمیم صفات سے پاک
وہ سارے مُحالات سے پاک وہ ہے سب حالات سے پاک

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

پاک ہے عیبوں سے مولیٰ عیب کو اس سے علاقہ کیا
عیب اس کا صالح نہ ہوا ہو مُتعلَّق قدرت کا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

روشن ہے یہ جیسے دن اس کا تلوُّت نا ممکن
واقع کہتا ہے موہن اور پھر بنتا ہے مومن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

مَنْ اَصدَق مِنہُ قِیْلَا مَنْ اَصدَق مِنہُ حَدِیْثا
کیسا کیسا رب نے کہا منکر ایک نہیں سنتا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

صدق رب جب واجب ہے　　کذب محال اے خائب ہے
جمع دو ضد کب جائز ہے　　عقل کہاں تری غائب ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

اس کا کھائے او منکر　　اور غرائے او کافر
کون ہے دیتا او غادر　　اس کے سوا ہاں او فاجر

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

میں ہوں بندہ وہ مولیٰ　　کون ہے اپنا اس کے سوا
میں ہوں اس کا وہ ہے مرا　　جس نے بنایا اور پالا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

چار عناصر پیدا کئے　　جو سب آپس میں ضد تھے
ایک گرہ میں کیسے بندھے　　یکجا کیسے جمع ہوئے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

آنکھوں میں وہ ہے سر میں وہ　　دل میں وہ ہے جگر میں وہ
سمع میں وہ ہے بصر میں وہ　　طبع میں وہ ہے فکر میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

نور میں وہ ہے نظر میں وہ　　شمس میں وہ ہے قمر میں وہ
ابر میں وہ ہے گہر میں وہ　　کوہ میں وہ ہے حجر میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

پروانہ میں ہے پر میں وہ　　شمع میں وہ ہے شرر میں وہ
داء و دوا و اثر میں وہ　　نفع میں وہ ہے ضرر میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

تخم میں وہ ہے شجر میں وہ　　شاخ میں وہ ہے ثمر میں وہ
ماہ میں وہ ہے بدر میں وہ　　بحر میں وہ ہے بر میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

سوز میں وہ ہے ساز میں وہ　　ناز میں وہ انداز میں وہ
حسن بت طنّاز میں وہ　　عشق کے راز و نیاز میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

تو میں وہ ہے من میں وہ　　جان میں وہ ہے تن میں وہ
آبادی میں ہے بَن میں وہ　　سِر میں وہ ہے عِلَن میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جز میں وہ ہے کل میں وہ　　رنگ و بوئے گل میں وہ
افغان بلبل میں وہ　　نغمات قلقل میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

قرب و لقاء و وصل میں وہ　　بعد و فراق و فصل میں وہ
فرض میں وہ ہے نفل میں وہ　　اصل میں وہ ہے نقل میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

فتح و ضم و جر میں وہ پیش و زیر و زبر میں وہ
این و آن و دِگر میں وہ اس میں اس میں ہر میں وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

بلبل طوطی پروانہ ہر اک اس کا دیوانہ
قمری کس کا مستانہ کون چکور کا جانانہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

شمع و گل و سرو و صرات ہیں مرآتِ لحاظِ ذات
ورنہ ہیہات و ہیہات پوچھتا کوئی ان کی بات

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

خود گلِ کوزہ و کوزہ گر خود کوزہ و خود کوزہ بر
قول رومی کر باور ایماں ہے اے کورہ کر

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جلوے اس کے ہیں ہر جا ذات ہے اس کی جا سے ورا
قدرت سے وہ ان میں ہوا ذات میں ہے وہ سب سے جدا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

نت نئے جلوے ہیں ہر آن کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَان
خود ہی درد و خود درماں خود ہی دست و خود داماں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ہر دل میں ہے اس کی لگن آنکھوں میں وہ نور افگن
کیا صحرا اور کیا گلشن مہر وجود کی ایک کرن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

سرو و سنبل اور سمن شمشاد و صنوبر اور سوسن
نرگس نسریں سارا چمن اس کی ثنا میں نغمہ زن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

مولیٰ دل کا زنگ چھڑا قلب نورؔی پائے جلا
دل کو کردے آئینہ جس میں چمکے یہ کلمہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

اپنے کرم سے رب کریم ہم پہ کیا احسان عظیم
بھیجا ہم میں بفضل عمیم بحر کرم کا در یتیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

اپنے مظہر اول کو اپنے حبیب اجمل کو
پہلے نبی افضل کو پچھلے مرسل اکمل کو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ جنہیں اَنفَس فرمایا بہتر برتر اعلیٰ کیا
وہ رتبہ ان کو بخشا کوئی نہیں جو پا سکتا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایسی فضیلتیں ان کو دیں جن کا مثل امکاں میں نہیں
روح روانِ خلدِ بریں نخلِ جہاں کے اصل متیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

نائب حضرت حق متیں شاہنشاہ چرخ و زمیں
والی تخت عرش بریں راحت جان و قلب حزیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

موج اول بحر قِدَم موج آخر بحر کرم
سب سے اعلیٰ اور اعظم سب سے اولیٰ اور اکرم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جن کو بنایا اپنے لئے سب کو بنایا جن کے لئے
کب انہیں دے کے ان سے لئے پر سب چھوڑے تیرے لئے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

نور سے اپنے پیدا کیا نورِ حبیبِ ربِ علا
پھر اس نور کو حصے کیا ان سے بنایا جو ہے بنا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ذات کا اپنی آئینہ بے مثل و نظیر و بے ہمتا
خَلق کیا قبل از اشیا اور نبوت کر دی عطا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جب حق کو ہوا یہ منظور عالم پر فرمائے ظہور
ہو خود معروف و مذکور جلباب خفا کردے دور

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

قالب آدم خلق کیا روح در آئے حکم ہوا
روح در آئی جب دیکھا پتلے میں ہے نور خدا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

آدم و عالم پیدا ہوئے نور سے سارے ہویدا ہوئے
جو جو اس پر شیدا ہوئے رب کے وہی گرویدہ ہوئے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

لوح جبین سیدنا آدم میں وہ نور خدا
جب طالع ہوا تو ان کا طالع قسمت بھی چمکا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

نور خدا کی برکت تھی رہنے کو جنت پائی
ندرت دولت علم ملی اور آدم ہوئے حق کے نبی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

حق نے علم اسما دیا جو نہ ملائک کو بخشا
وہ ملکہ فرمایا عطا ان پر ان کو غلبہ دیا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

by Mubashir Younus

آدم کو شرف ایسا ملا آدمی اشرف خلق ہوا
ان کو خلیفہ حق نے کیا تاج کرامت سر پہ رکھا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

واسطہ یہ اس نور کا تھا حضرت انساں قبلہ بنا
سارے فرشتوں نے سجدہ پیش صفی اللہ کیا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

پاک گروہ مقدس کا ایک علامہ معلم تھا
قوم جن سے تھا پیدا تھا اسے غرّہ عبادت کا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جب سجدہ کا حکم ہوا سب نے کیا اس نے نہ کیا
اور متکبر نے یہ بکا یہ مٹی میں انگارا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

اس کو آب و گل سوجھا منکر ہوکر شیطاں بنا
جن کے سبب وہ حکم ہوا اس نے وہ نور نہیں دیکھا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

یاری جو نور نہیں کرتا دیکھتے کیسے فوق سما
نام حبیب و نام خدا ساق عرش پہ لکھا ہوا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جوش پہ آیا رحم کا دریا جب سیدنا آدم نے دیا
واسطہ اس نور خدا کا مقبول ہوئی یوں توبہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جب حضرت کا جی نہ لگا تنہائی سے گھبرا اٹھا
دل جمعی کے لئے حوا خلق کی بے مثل و ہمتا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

حوا سے جب آدم کا عہد مہر درود ہوا
آدم سے وہ نور خدا زوجہ کو تفویض ہوا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

پیشانی شیث میں آیا صلبوں رحموں میں ہوتا
پیشانی نوح میں آیا پھر ایسے ہی آگے بڑھا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

حضرت نوح نجی اللہ آدم ثانی عالم کا
یار نہ گر یہ نور ہوتا ان کا سفینہ کب ترتا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ابراہیم خلیل اللہ آگ میں جن کو ڈالا گیا
ان کا حامی نور ہوا نار کا بقعہ باغ بنا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

by Mubashir Younus

طاہر صلبوں میں ہوتا پاک ارحام میں رہتا ہوا
ہونا چاہا جلوہ نما بطن آمنہ میں آیا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

آمنہ نے یہ فرمایا حمل کی کلفت تھی نہ ذرا
جتنا قریں از وضع ہوا میں سنتی زیادہ مرحبا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ماہ اول میں آدم دوسرے میں ادریس افخم
تیسرے میں نوح اکرم چوتھے میں خلیل ارحم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

پانچویں میں اسمٰعیل چھٹویں میں کلیم جلیل
ساتویں میں داوٗد جمیل ہشتم میں سلیمان جلیل

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

ماہ نہم حضرت عیسیٰ آئے مجھ کو مژدہ دیا
اس مولود مبارک کا اور روح اللہ نے بھی کہا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

سن لو جب یہ نور خدا پیدا ہو تو تم اس کا
نام پاک احمد رکھنا صلّی علیہ دائما

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

by Mubashir Younus

اور کسی نے یہ بھی کہا خواب میں مجھ سے آمنہ
پیٹ میں تیرے امت کا سردار ہے اللہ اللہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

پیٹ میں تھے جب یہ سرکار اس سے پہلے کے اذکار
خشک تھے سب برگ و اشجار سوکھ گئے تھے سب اثمار

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

بے ساز و برگی کے سوا کوئی پھلا اور پھولا نہ تھا
بطن میں جلوہ فرما تھا جبکہ ہوا وہ نور خدا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

قوم مصائب کی تھی شکار اور آفتوں سے تھی دو چار
اور ظلموں کی تھی بھر مار ایک کو اک کرتا ناچار

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللّٰہ

جور و جفا تھا ان کا شعار نیتیں رکھتے تھے وہ خوار

(ناتمام ہے)

امانت رسول نوری غفرلہٗ

نعت شہ والا

پڑھوں وہ مطلع نوری ثنائے مہر انور کا
ہو جس سے قلب روشن جیسے مطلع مہر محشر کا

سر عرش علا پہنچا قدم جب میرے سرور کا
زبان قدسیاں پر شور تھا اللہ اکبر کا

بنا عرش بریں مسند کف پائے منور کا
خدا ہی جانتا ہے مرتبہ سرکار کے سر کا

دو عالم صدقہ پاتے ہیں مرے سرکار کے در کا
اسی سرکار سے ملتا ہے جو کچھ ہے مقدر کا

بڑے دربار میں پہنچایا مجھ کو میری قسمت نے
میں صدقے جاؤں کیا کہنا مرے اچھے مقدر کا

ہے خشک وتر پہ قبضہ جس کا وہ شاہ جہاں یہ ہے
یہی ہے بادشاہ بر کا یہی سلطاں سمندر کا

مٹے ظلمت جہاں کی نور کا تڑکا ہو عالم میں
نقاب روئے انور اے مرے خورشید اب سرکا

ضیا بخشی تری سرکار کی عالم پہ روشن ہے
مہ وخورشید صدقہ پاتے ہیں پیارے ترے در کا

نگاہ مہر سے اپنی بنایا مہر ذروں کو
الٰہی! نور دن دونا ہو مہر ذرہ پرور کا

طبق پر آسماں کے لکھتا میں نعت شہ والا
قلم اے کاش مل جاتا مجھے جبریل کے پر کا

مقابل ان کے ذرہ کے ذرا سا منہ نکل آیا
بہت شہرہ سنا کرتے تھے ہم خورشید محشر کا

جمال حق نما دیکھیں عیاں نور خدا پائیں
کلیم آئیں ہٹا دیکھیں ذرا پردہ ترے در کا

نہ سایہ روح کا ہرگز نہ سایہ نور کا ہرگز
تو سایہ کیسا اس جان جہاں کے جسم انور کا

وہ آئینہ اگر دیکھیں تو اپنے آپ کو دیکھیں
کہاں ہے آئینہ میں اورکوئی ان کے برابر کا

محال عقل ہے تیرا مماثل اے مرے سرور
توہم کرنہیں سکتا ہے عاقل تیرے ہم سر کا

خدا شاہد رضا کا آپ کی طالب خدا ہوگا

تعالی اللہ رتبہ میرے حامی میرے یاور کا

دباجاتا پِجا جا تا ہوں میں آقا دہائی ہے

یہ بھاری بوجھ عصیاں کا مرے سر کا ذرا سر کا

بجھے گی شربت دیدار ہی سے تشنگی اپنی

تمہاری دید کا پیاسا ہوں یوں پیاسا ہوں کوثر کا

زباں پر جم گئے کانٹے ہے سارا حلق خشک اپنا

شہید کربلا کا صدقہ دو اک جام کوثر کا

کمی کچھ بھی خزانے میں تمہارے ہو نہیں سکتی

تمہیں حق نے عطا فرمادیا جب چشمہ کوثر کا

جو آب و تاب دندان منور دیکھ لوں نوریؔ

مرا بحر سخن سر چشمہ ہو خوش آبِ گوہر کا

مخزن انوار

وصف کیا لکھے کوئی اس مہبط انوار کا
مہر و مہ میں جلوہ ہے جس چاند سے رخسار کا

عرش اعظم پر پھریرا ہے شہ ابرار کا
بجتا ہے کونین میں ڈنکا مرے سرکار کا

دوجہاں میں بٹتا ہے باڑہ اسی سرکار کا
دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی دربار کا

جاری ہے آٹھوں پہر لنگر سخی دربار کا
فیض پر ہر دم ہے دریا احمد مختار کا

روضۂ والائے طیبہ مخزن انوار ہے
کیا کہوں عالم میں تجھ سے جلوہ گاہِ یار کا

دل ہے کس کا جان کس کی سب کے مالک ہیں وہی
دونوں عالم پر ہے قبضہ احمد مختار کا

کیا کرے سونے کا کشتہ ،کشتہ تیر عشق کا
دید کا پیاسا کرے کیا شربت دینار کا

فق ہو چہرہ مہر و مہ کا ایسے منہ کے سامنے
جس کو قسمت سے ملے بوسہ تری پیزار کا

لات ماری تم نے دنیا پر اگر تم چاہتے
سلسلہ سونے کا ہوتا سلسلہ کہسار کا

میں تری رحمت کے قرباں اے مرے امن واماں
کوئی بھی پرساں نہیں ہے مجھ سے بد کردار کا

ہیں معاصی حد سے باہر پھر بھی زاہد غم نہیں
رحمت عالم کی امت بندہ ہوں غفار کا

تو ہے رحمت باب رحمت تیرا دروازہ ہوا
سایۂ فضل خدا سایہ تیری دیوار کا

کعبہ و اقصیٰ و عرش و خلد ہیں نوریؔ مگر
ہے نرالا سب سے عالم جلوہ گاہ یار کا

کھاری کنویں شیریں ہوئے

کن کا حاکم کردیا اللہ نے سرکار کو
کام شاخوں سے لیا ہے آپ نے تلوار کا

کچھ عرب پر ہی نہیں موقوف اے شاہ جہاں
لوہا مانا ایک عالم نے تری تلوار کا

کاٹ کر یہ خود سر میں گھس کے بھیجا چاٹ لے
کاٹ ایسا ہے تمہاری کاٹھ کی تلوار کا

اس کنارے ہم کھڑے ہیں پاٹ ایسا دھار یہ
المدد اے ناخدا ہے قصہ اپنے پار کا

رَبِّ سَلِّمْ کی دعا سے پار بیڑا کیجئے
راہ ہے تلوار پر نیچے ہے دریا نار کا

تو ہے وہ شیریں دہن کھاری کنویں شیریں ہوئے
ان کو کافی ہوگیا آب دہن اک بار کا

جس نے جو مانگا وہ پایا اور بے مانگے دیا
پاک منہ پر حرف آیا ہی نہیں انکار کا

دل میں گھر کرتا ہے اعدا کے تراشیریں سخن
ہے میرے شیریں سخن شہرہ تری گفتار کا

ظلمت مرقد کا اندیشہ ہو کیوں نوریؔ مجھے
قلب میں ہے جب مرے جلوہ جمال یار کا

لامکاں کس کا مرے سرکار کا

چارہ گر ہے دل تو گھائل عشق کی تلوار کا
کیا کروں میں لے کے پھاہا مرہم زنگار کا

روکش خلد بریں ہے دیکھ کوچہ یار کا
حیف بلبل اب اگر لے نام تو گلزار کا

حسن کی بے پردگی پردہ ہے آنکھوں کے لئے
خود تجلی آپ ہی پردہ ہے روئے یار کا

حسن تو بے پردہ ہے پردہ ہے اپنی آنکھ پر
دل کی آنکھوں سے نہیں ہے پردہ روئے یار کا

اک جھلک کا دیکھنا آنکھوں سے گو ممکن نہیں
پھر بھی عالم دل سے طالب ہے ترے دیدار کا

تیرے باغ حسن کی رونق کا کیا عالم کہوں
آفتاب اک زرد پتا ہے ترے گلزار کا

کب چمکتا یہ ہلال آسماں ہر ماہ یوں
جو نہ ہوتا اس پہ پرتو ابروئے سرکار کا

جاگ اٹھی سوئی قسمت اور چمک اٹھا نصیب
جب تصور میں سمایا روئے انور یار کا

حسرت دیدار دل میں اور آنکھیں بہہ چلیں
تو ہی والی ہے خدایا دیدۂ خوں بار کا

بھیک اپنے مرہم دیدار کی کردو عطا
چاہئے کچھ منہ بھی کرنا زخم دامن دار کا

کام نشتر کا کیا ناصح نصیحت نے تری
چیر ڈالا اور دامن زخم دامن دار کا

یوں ہی کچھ اچھا مداوا اس کا ہوگا بخیہ گر
چاک کر ڈالوں گریباں زخم دامن دار کا

از سر بالین من بر خیز اے ناداں طبیب
ہو چکا تجھ سے مداوا عشق کے بیمار کا

فتنے جو اٹھے مٹا ڈالے روش نے آپ کی
کیوں نہ ہو دشمن بھی قائل خوبی رفتار کا

چوکڑی بھولا براق باد پا یہ دیکھ کر
ہے قدم دوش صبا پر اس سبک رفتار کا

کوئی دم کی دیر ہے آتے ہیں دم کی دیر ہے
اب چمکتا ہے مقدر طالب دیدار کا

جب گرا میں بیخودی میں ان کے قدموں پر گرا
کام تو میں نے کیا اچھے بھلے ہشیار کا

آبلہ پا چل رہا ہے بیخودی میں سر کے بل
کام دیوانہ بھی کرتا ہے کبھی ہشیار کا

آبلوں کے سب کٹورے آہ خالی ہوگئے
منہ ابھی تر بھی نہ ہونے پایا تھا ہر خار کا

آبلے کم مائیگی پر اپنی روئیں رات دن
سوکھ کر کانٹا ہوا دیکھیں بدن ہر خار کا

وا اسی برتے پہ تھا یہ تتا پانی واہ واہ
پیاس کیا بجھتی دہن بھی تر نہیں ہر خار کا

پاؤں میں چبھتے تھے پہلے اب تو دل میں چبھتے ہیں
یاد آتا ہے مجھے رہ رہ کے چبھنا خار کا

پاؤں کیا میں دل میں رکھ لوں پاؤں جو طیبہ کے خار
مجھ سے شوریدہ کو کیا کھٹکا ہو نوک خار کا

راہ پر کانٹے بچھے ہیں کانٹوں پر چلنی ہے راہ
ہر قدم ہے دل میں کھٹکا اس رہ پر خار کا

خار گل سے دہر میں کوئی چمن خالی نہیں
یہ مدینہ ہے کہ ہے گلشن گل بے خار کا

گل ہو صحرا میں تو بلبل کے لئے صحرا چمن
گل نہ ہو گلشن میں تو گلشن ہے اک بن خار کا

گل سے مطلب ہے جہاں ہو عندلیب زار کو
گل نہ ہو تو کیا کرے بلبل کہو گلزار کا

پھر سے ہو جائے نہ عالم میں کہیں طوفان نوح
لو ابلتا ہے سمندر اپنی چشم زار کا

دھجیاں ہو جائے دامن فرد عصیاں کا مری
ہاتھ آجائے جو گوشہ دامن دلدار کا

کوثر و تسنیم سے دل کی لگی بجھ جائے گی
میں تو پیاسا ہوں کسی کے شربت دیدار کا

آئینۂ خانہ میں ان کے تجھ سے صدہا مہر ہیں
مہر کس منہ سے کیا ہے حوصلہ دیدار کا

جلوہ گاہ خاص کا عالم بتائے کوئی کیا
مہر عالم تاب ہے ذرہ حریم یار کا

ہفت کشور ہی نہیں چودہ طبق روشن کئے
عرش و کرسی لامکاں پر بھی ہے جلوہ یار کا

زرد رو کیوں ہوگیا خورشید تاباں سچ بتا
دیکھ پایا جلوہ کیا اس مطلع انوار کا

ہفت کشور ہی نہیں چودہ طبق زیر نگیں
عرش و کرسی لامکاں کس کا مرے سرکار کا

یہ مہ و خور یہ ستارے چرخ کے فانوس ہیں
شمع روشن میں ہے جلوہ ترے رخسار کا

مرقد نوریؔ پہ روشن ہے یہ لعل شب چراغ
یا چمکتا ہے ستارہ آپ کی پیزار کا

تم جان مسیحا ہو

مقبول دعا کرنا منظور ثنا کرنا مدحت کا صلہ دینا مقبول ثنا کرنا

دل ذکر شریف ان کا ہر صبح و مسا کرنا دن رات جپا کرنا ہر آن رٹا کرنا

سینہ پہ قدم رکھنا دل شاد مرا کرنا درد دل مضطر کی سرکار دوا کرنا

سنسار بھکاری ہے جگ داتا دیا کرنا ہے کام تمہارا ہی سرکار عطا کرنا

کب آپ کے کوچہ میں منگتا کو صدا کرنا خود بھیک لئے تم کو منگتا کو ندا کرنا

دن رات ہے طیبہ میں دولت کا لٹا کرنا منگتا کی دوا کرنا منگتا کا بھلا کرنا

ہم عین جفا ہی ہیں ہم کو تو جفا کرنا اور تم تو کرم ہم پر اے جان وفا کرنا

دن رات خطاؤں پر ہم کو ہے خطا کرنا اور تم کو عطاؤں پر ہر دم ہے عطا کرنا

ہم اپنی خطاؤں پر نادم بھی نہیں ہوتے اور ان کو عطاؤں پر ہر بار عطا کرنا

ہم آپ ہی اپنے پر کرتے ہیں ستم حد بھر اور ان کو کرم ہم پر ہے حد سے سوا کرنا

ہے آٹھ پہر جاری لنگر مرے داتا کا ہر آن ہے سرکاری باڑے کا لٹا کرنا

محروم نہیں جس سے مخلوق میں کوئی بھی وہ فیض انہیں دینا وہ جود و سخا کرنا

ہے عام کرم ان کا اپنے ہوں کہ ہوں اعدا آتا ہی نہیں گویا سرکار کو لا کرنا

محروم گیا کوئی مایوس پھرا کوئی دیکھا نہ سنا ان کا انکار و ابا کرنا

مایوس گیا کوئی محروم پھرا کوئی دنیا کے سلاطیں کو کب آیا عطا کرنا

دکھ درد کہیں کس سے یہ کام تو ہیں ان کے فریاد سنا کرنا اور داد دیا کرنا

واللہ وہ سن لیں گے اور دل کی دوا دیں گے　　بیکار نہ جائے گا فریاد و بکا کرنا

اعدا کو خدا والا جب تم نے بناڈالا　　دشوار ہے تم پر کیا مجھ بد کا بھلا کرنا

سوکھی ہے مری کھیتی پڑ جائے بھرن تیری　　اے ابر کرم اتنا تو بہر خدا کرنا

جو سوختہ ہیزم کو چاہو تو ہرا کر دو　　مجھ سوختہ جاں کا بھی دل پیارے ہرا کرنا

طیبہ میں بلا لینا اور اپنا بنالینا　　قیدی غم فرقت کے سرکار رہا کرنا

ہم عرض کئے جائیں سرکار سنے جائیں　　کیا دور کرم سے ہے دن ایسا شہا کرنا

سنگ در سرور پر رکھا ہوا ہو یہ سر　　اے کاش ہو قسمت میں اس طرح قضا کرنا

کھل جائیں چمن دل کے اور حزن مٹیں دل کے　　طیبہ سے صبا آ کے امداد ذرا کرنا

ہر داغ مٹا دینا اور دل کو شفا دینا　　آئینہ بنا دینا ایسی تو جلا کرنا

سرور ہے وہی سرور اے سرور ہر سرور　　ہے آپ کے قدموں پر سر جس کو فدا کرنا

شہرہ لب عیسیٰ کا جس بات میں ہے مولا　　تم جان مسیحا ہو ٹھوکر سے ادا کرنا

تو جان مسیحا سے حالت مری جا کہنا　　اتنا تو کرم مجھ پر اے باد صبا کرنا

پردہ میں جو رہتے ہو پردہ ہے چلے آؤ　　آنکھوں میں بسا کرنا تم دل میں رہا کرنا

اف کیسی قیامت ہے یہ روز قیامت بھی　　سورج ہے وہیں قائم بھولا ہے ڈھلا کرنا

للہ ہمیں مولیٰ دامن کے تلے لے لو　　ہم کیسی بلا میں ہیں ہاں رد بلا کرنا

یہ ظل کرامت ہے ہم سایۂ رحمت ہے　　یہ سایۂ رأفت ہے دامن ذرا وا کرنا

اے ظل خدا سایہ ہے آج کہاں پایا　　ہم سائے کو آئے ہیں تم سایہ ذرا کرنا

لب تشنہ ہے گو ساقی تشنہ تری رویت کا رویت جو نہ ہو تیری تو جام کا کیا کرنا
ہوں تشنہ مگر ساقی دیدار کے شربت کا اک جام مجھے پیارے للہ عطا کرنا
تشنہ میں نہیں اس کا تشنہ ہوں میں رویت کا ساقی مجھے کوثر کے ساغر کو ہے کیا کرنا
ہے پیاس سے حال ابتر نکلی ہے زباں باہر اک جام مجھے سرور کوثر کا عطا کرنا
جو دل سے تجھے چاہیں جو عیب ترے ڈھانپیں اے نفس تجھے ان سے کم بخت دغا کرنا
وہ تیرا برا چاہیں ممکن ہی نہیں ان سے اعدا کی بھلائی کی جن کو ہے دعا کرنا
دنیا بنے یا بگڑے دنیا رہے یا جائے تو دین بنا پیارے دنیا کا ہے کیا کرنا
کھایا پیا اور پہنا اچھوں سے رہا اچھا کچھ دین کا بھی کر لے فیا کا ہے کیا کرنا
قسمت میں غم دنیا جنت کا قبالہ ہو تقدیر میں لکھا ہو جنت کا مزا کرنا
دنیا میں جو روتے ہیں عقبیٰ میں وہ ہنستے ہیں دنیا میں جو ہنستے ہیں ہے ان کو کڑھا کرنا
موسیٰ ہوئے غش جس سے اور طور جلا جس سے وہ جلوہ مرے دل پر اے نور خدا کرنا
برباد نہ ہو مٹی اس خاک کے پتلے کی اللہ مجھے ان کی خاک کف پا کرنا

کیوں نقش کف پا کو دل سے نہ لگائے وہ
ہے آئینۂ دل کی نوریؔ کو جلا کرنا

کیسی پرنور ہے جنت

کون ایسا ہے جسے خیر وریٰ نے نہ دیا　　کوئی ایسا بھی ہے کیا جس کو خدا نے نہ دیا

آپ کے دین کا منکر ہے نرا، ناشکرا　　کوئی کافر ہی کہے گا کہ خدا نے نہ دیا

جس کو تم نے دیا اللہ نے اس کو بخشا　　جس کو تم نے نہ دیا اس کو خدا نے نہ دیا

آپ کے رب نے دیا آپ کو فضل کلی　　وہ دیا تم کو جو اوروں کو خدا نے نہ دیا

وہ فضائل تمہیں بخشے ہیں خدا نے جن کا　　آپ کے غیر میں امکان بھی آنے نہ دیا

مثل ممکن ہی نہیں ہے ترا اے لاثانی　　وہم نے بھی تو ترا مثل سمانے نہ دیا

آپ کے جوڑ کا آئے تو کہاں سے آئے　　جب وجود اس کو شہ ارض وسما نے نہ دیا

آدم و نوح، براہیم، کلیم و عیسیٰ　　ان کو سب کو ملا کیا رب علا نے نہ دیا

باوجود اس کے تمہیں جو ملا ان کو نہ ملا　　آپ کا رتبہ کسی کو بھی خدا نے نہ دیا

سب مطالب مرے برآئے کرم سے ان کے　　کوئی مطلب بھی مرے دل کا برانے نہ دیا

کیسی پرنور ہے جنت کی فضا اے نوریؔ
پھر بھی طیبہ کا مزا اس کی فضا نے نہ دیا

چمکتی سی غزل

بخت خفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا
چشم و دل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا

آہ قسمت مجھے دنیا کے غموں نے روکا
ہائے تقدیر کہ طیبہ مجھے جانے نہ دیا

پاؤں تھک جاتے اگر پاؤں بناتا سر کو
سر کے بل جاتا مگر ضعف نے جانے نہ دیا

اتنا کمزور کیا ضعف قویٰ نے مجھ کو
پاؤں تو پاؤں مجھے سر بھی اٹھانے نہ دیا

سر تو سر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے
موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا

حال دل کھول کے دل آہ ادا کر نہ سکا
اتنا موقع ہی مجھے میری قضا نے نہ دیا

ہائے اس دل کی لگی کو میں بجھاؤں کیونکر
فرط غم نے مجھے آنسو بھی گرانے نہ دیا

ہاتھ پکڑے ہوئے لے جاتے جو طیبہ مجھ کو
ساتھ اتنا بھی تو میرے رفقا نے نہ دیا

سجدہ کرتا جو مجھے اس کی اجازت ہوتی

کیا کروں اذن مجھے اس کا خدا نے نہ دیا

حسرت سجدہ یونہی کچھ تو نکلتی لیکن

سر بھی سرکار نے قدموں پہ جھکانے نہ دیا

کوچۂ دل کو بسا جاتی مہک سے تیری

کام اتنا بھی مجھے باد صبا نے نہ دیا

کبھی بیمار محبت بھی ہوئے ہیں اچھے

روز افزوں ہے مرض کام دوا نے نہ دیا

شربت دید نے اور آگ لگادی دل میں

تپش دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا

اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے

تہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا

دیس سے ان کے جو الفت ہے تو دل نے میرے

اس لئے دیس کا جنگلہ بھی تو گانے نہ دیا

دیس کی دھن ہے وہی راگ الاپا اس نے

نفس نے ہائے خیال اس کا مٹانے نہ دیا

نفس بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی

عمل نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

نفس بدکیش ہے کس بات کا دل پہ شاکی

کیا برا دل نے کیا ظلم کمانے نہ دیا

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا

میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

میرے اعمال سیہ نے کیا جینا دوبھر

زہر کھاتا ترے ارشاد نے کھانے نہ دیا

اور چمکتی سی غزل کوئی پڑھو اے نوریؔ

رنگ اپنا ابھی جمنے شعرا نے نہ دیا

جان ایماں ہے محبت تری

قفس جسم سے چھٹتے ہی یہ پرّاں ہوگا
مرغ جاں گنبد خضرا پہ غزل خواں ہوگا

روز و شب مرقد اقدس کا جو نگراں ہوگا
اپنی خوش بختی پہ وہ کتنا نہ نازاں ہوگا

اس کی قسمت کی قسم کھائیں فرشتے تو بجا
عید کی طرح وہ ہر آن میں شاداں ہوگا

اس کی فرحت پہ تصدق ہوں ہزاروں عیدیں
کب کسی عید میں ایسا کوئی فرحاں ہوگا

چمن طیبہ میں تو دل کی کلی کھلتی ہے
کیا مدینے سے سوا روضۂ رضواں ہوگا

وہ گلستاں ہے جہاں آپ ہوں اے جان جناں
آپ صحرا میں اگر آئیں گلستاں ہوگا

آپ آجائیں جو چمن سے تو چمن جان چمن
خاصہ اک خاک بسر دشت مغیلاں ہوگا

جان ایماں ہے محبت تری جان جاناں
جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہوگا

درد فرقت کا مداوا نہ ہوا اور نہ ہو
کیا طبیبوں سے مرے درد کا درماں ہوگا

جس نے تبرید بتائی خفقاں ہوگا اسے
کیا ٹھنڈائی سے علاج تپ ہجراں ہوگا

کہربائی نہ ہو کیوں رنگ مرے چہرے کا
جتنا ایقان بڑھا اتنا ہی ترساں ہوگا

نور ایماں کی جو مشعل رہے روشن پھر تو
روز و شب مرقد نوری میں چراغاں ہوگا

اک غزل اور چمکتی سی سنا دے نوریؔ
دل جلا پائے گا میرا ترا احساں ہوگا

خورشید رسالت

آہ پورا مرے دل کا کبھی ارماں ہوگا　　کبھی دل جلوہ گہ سرور خوباں ہوگا

میرے دل پر جو کبھی جلوۂ جاناں ہوگا　　لمعۂ نور مرے رخ سے نمایاں ہوگا

جلوۂ مصحف رخ دل میں جو پنہاں ہوگا　　پارے پارے میں مرے قلب کے قرآں ہوگا

چوندھ جائے گی تری آنکھ بھی مہر محشر　　ان کے ذرہ کو جو دیکھے گا پریشاں ہوگا

دیکھ مت دیکھ مجھے گرم نظر سے خاور　　شوخی چشم سے تو آپ پریشاں ہوگا

حسن وہ پایا ہے خورشید رسالت تو نے　　تیرے دیدار کا طالب مہ کنعاں ہوگا

جلوۂ حسن جہاں تاب کا کیا حال کہوں　　آئینہ بھی تو تمہیں دیکھ کے حیراں ہوگا

کون پوچھے گا بھلا روز جزا وہ بھی مجھے　　ان کی رحمت کے سوا کوئی بھی پرساں ہوگا

چاک تقدیر کو کیا سوزن تدبیر سئے　　لاکھ وہ بخیہ کرے چاک گریباں ہوگا

مجھ کو دعویٰ نہیں عصمت کا مگر بے موقع　　عیب جوئی نہ کرے گا جو سخنداں ہوگا

دل دشمن کے لئے تیغِ دو پیکر ہے سخن　　چشم حاسد کو مرا شعر نمک داں ہوگا

عمر ساری تو کٹی لہو میں اپنی نوریؔ
کب مدینے کی طرف کوچ کا ساماں ہوگا

شانِ کرم

میرا گھر غیرت خورشید درخشاں ہوگا　　خیر سے جانِ قمر جب کبھی مہماں ہوگا

جو تبسم سے عیاں اک در دنداں ہوگا　　ذرہ ذرہ مرے گھر کا مہ تاباں ہوگا

کیوں مجھے خوف ہو محشر کا کہ ہاتھوں میں مرے　　دامن حامی خود، ماحی عصیاں ہوگا

پلہ عصیاں کا گراں بھی ہو تو کیا خوف مجھے　　میرے پلے پہ تو وہ رحمت رحماں ہوگا

مجھ سے عاصی کو جو بے داغ چھڑا لائیں گے　　اہل محشر میں جو دیکھے گا وہ حیراں ہوگا

کوئی منہ میرا تکے گا کہ یہ وہ عاصی ہے　　جس کو ہم جانتے تھے داخل میزاں ہوگا

کوئی اس رحمت عالم پہ تصدق ہوگا　　کوئی یہ شانِ کرم دیکھ کے قرباں ہوگا

ماجرا دیکھ کے ہوگا یہ کسی کو سکتہ　　اک تعجب سے وہ انگشت بدنداں ہوگا

ان کی حیرت پہ کہوں گا کہ تعجب کیا ہے　　خود خدا ہوگا جدھر سرور ذیشاں ہوگا

دم نکل جائے تمہیں دیکھ کے آسانی سے　　کچھ بھی دشوار نہ ہوگا جو یہ آساں ہوگا

زخم پر زخم یہی کھائے یہی قتل بھی ہو　　خون مسلم ابھی کیا اس سے بھی ارزاں ہوگا

بھیڑیوں کا ہے یہ جنگل نہیں کوئی راعی　　بھولی بھیڑوں کا شہا کون نگہباں ہوگا

ظلم پر ظلم سہے اور سزائیں بھگتے　　اور اف کی تو تہ خنجر برّاں ہوگا

یہی اندھیرا اگر اور بھی کچھ روز رہا　　تو مسلماں کا نشاں بھی نہ نمایاں ہوگا

صبح روشن کی سیہ بختی سے اب شام ہوئی　　کب قمر نور دہِ شام غریباں ہوگا

تو اگر چاہے ملے خاک میں سلطان زماں　　تیرا بندہ کوئی تو چاہے تو سلطاں ہوگا

ظلمت قبر کا کیا خوف مجھے اے نوریؔ
جب مرے قلب میں ایماں کا لمعاں ہوگا

جلوۂ ماہ عرب

ماہ تاباں تو ہوا مہر عجم ماہ عرب ہیں ستارے انبیاء مہر عجم ماہ عرب

ہیں صفات حق کے نوری آئینے سارے نبی ذات حق کا آئینہ مہر عجم ماہ عرب

کب ستارا کوئی چمکا سامنے خورشید کے ہو نبی کیسے نیا مہر عجم ماہ عرب

آپ ہی کے نور سے تابندہ ہیں شمس و قمر دل چمک جائے مرا مہر عجم ماہ عرب

قبر کا ہر ذرہ اک خورشید تاباں ہوا بھی رخ سے پردہ دو ہٹا مہر عجم ماہ عرب

کوچۂ پرنور کا ہر ذرہ رشک مہر ہے واہ کیا کہنا ترا مہر عجم ماہ عرب

روسیہ ہوں منہ اجالا کر مرا جان قمر صبح کر یا چاند نا مہر عجم ماہ عرب

نیر چرخ رسالت جس گھڑی طالع ہوا اوج پر تھا غلغلہ مہر عجم ماہ عرب

آپ نے جب مشرق انوار سے فرمایا طلوع دامن شب پھٹ گیا مہر عجم ماہ عرب

ظلمت شب مٹ گئی جب آپ جلوہ گر ہوئے رات تھی پر دن ہوا مہر عجم ماہ عرب

تم نے مغرب سے نکل کر اک قیامت کی بپا کافروں پر سرورا مہر عجم ماہ عرب

آفتاب ہاشمی تو غرب سے طالع ہو پھر　　کر سویرا نور کا مہر عجم ماہ عرب

حق کے پیارے نور کی آنکھوں کے تارے ہو تمہیں　　نور چشم انبیاء مہر عجم ماہ عرب

زلف والا کی صفت واللیل ہے قرآن میں　　اور رخ کی والضحیٰ مہر عجم ماہ عرب

ظلمتیں سب مٹ گئیں ناری سے نوری ہو گیا　　جس کے دل میں بس گیا مہر عجم ماہ عرب

ظلمتوں پر ظلمتیں ہیں میرے مولیٰ قبر میں　　اب تو اپنا منہ دکھا مہر عجم ماہ عرب

مہر فرما مہر سے عصیاں کی ظلمت محو کر　　جلوہ فرما ہو ذرا مہر عجم ماہ عرب

نور سے معمور ہو جائے مرا سینہ اگر　　دل پہ رکھ دے اپنا پا مہر عجم ماہ عرب

اک اشارے سے قمر کے تم نے دو ٹکڑے کئے　　مرحبا صد مرحبا مہر عجم ماہ عرب

نور کی سرکار ہے تو بھیک بھی نوری ملے
قلب نوریؔ جگمگا مہر عجم ماہ عرب

جلوہ ہے جلوہ آپ کا

ہے تم سے عالم پر ضیاء ماہ عجم مہر عرب
دے دو مرے دل کو جلا ماہ عجم مہر عرب

دونوں جہاں میں آپ ہی کے نور کی ہے روشنی
دنیا و عقبیٰ میں شہا ماہ عجم مہر عرب

کب ہوتے یہ شام وسحر کب ہوتے یہ شمس وقمر
جلوہ نہ ہوتا گر ترا ماہ عجم مہر عرب

شام وسحر کے قلب میں شمس وقمر کی آنکھ میں
جلوہ ہے جلوہ آپ کا ماہ عجم مہر عرب

ہے روسیہ مجھ کو کیا آقا مرے اعمال نے
کردو اجالا منہ مرا ماہ عجم مہر عرب

خورشید تاباں بھیک کو آیا تری سرکار سے
ہے نور سے کاسہ بھرا ماہ عجم مہر عرب

خورشید کے سر آپ کے در کی گدائی سے رہا
سہرا شہا انوار کا ماہ عجم مہر عرب

کاسہ لیسی سے ترے دربار کی مہتاب بھی
کیسا منور ہوگیا ماہ عجم مہر عرب

ہیں یہ زمین وآسماں منگتا اسی سرکار کے
ہے ان کی آنکھوں کی ضیاء ماہ عجم مہر عرب

یوں بھیک لیتا ہے دو وقتہ آسماں انوار کی
صبح و مسا ہے جبہ سا ماہ عجم مہر عرب

اس جبہ سائی کے سبب شب کو اسی سرکار نے
انعام میں ٹیکا دیا ماہ عجم مہر عرب

اور صبح کو سرکار سے اس کو ملا نوری صلہ
عمدہ سا جھومر پر ضیاء ماہ عجم مہر عرب

جب تم نہ تھے کچھ بھی نہ تھا جب تم ہوئے سب کچھ ہوا
ہے سب میں جلوہ آپ کا ماہ عجم مہر عرب

اک ظلمت عصیاں شہا اس پر اندھیرا قبر کا
کردے ضیا بدر الدجیٰ ماہ عجم مہر عرب

برتو شود از نور رب باران نوری روز وشب
ہو تا ابد یہ سلسلہ ماہ عجم مہر عرب

ہو مرشدوں پر نور جاں بارش تمہارے نور کی
اور ان سے پائے یہ گدا ماہ عجم مہر عرب

بے شک ہے عاصی کے لئے ناری صلہ لیکن شہا
نوریؔ کو دو نوری جزا ماہ عجم مہر عرب

ان کو دیکھا تو گیا بھول میں غم کی صورت
یاد بھی اب تو نہیں رنج والم کی صورت

خواب میں دیکھوں اگر دافع غم کی صورت
پھر نہ واقع ہو کبھی رنج والم کی صورت

آبلے پاؤں میں پڑ جائیں جو چلتے چلتے
راہ طیبہ میں چلوں سر سے قدم کی صورت

تم اگر چاہو تو اک چین جبیں سے اپنی
کر دو اعدا کو قلم شاخ قلم کی صورت

نام والا ترا اے کاش مثال مجنوں
ریگ پر انگلیوں سے لکھوں قلم کی صورت

تیرا دیدار کرے رحم مجسم تیرا
دیکھنی ہو جسے رحماں کے کرم کی صورت

آپ ہیں شان کرم کان کرم جان کرم
آپ ہیں فضل اتم لطف اعم کی صورت

اک اشارہ ترے ابرو کا شہ ہر دوسرا
کاٹ دے دشمنوں کو تیغ دودم کی صورت

آپ کا مثل شہا کیسے نظر میں آئے
کس نے دیکھی ہے بھلا اہل عدم کی صورت

موم ہے ان کے قدم کے لئے دل پتھر کا
سنگ نے دل میں رکھی ان کے قدم کی صورت

خواب میں بھی نہ نظر آئے اگر تم چاہو
درد وغم، رنج والم، ظلم وستم کی صورت

اے سحاب کرم اک بوند کرم کی پڑ جائے
صفحۂ دل سے مرے محو ہو غم کی صورت

جب سے سوکھے ہیں مرے کشت امل باغ عمل
یاد آتی ہے مجھے ابر کرم کی صورت

صفحۂ دل پہ مرے نام نبی کندہ ہو
نقش ہو دل پہ مرے ان کے عَلم کی صورت

تیری تصویر کھنچے روح منور کیوں کر
کیسے کھینچے کوئی مصباح ظلم کی صورت

آئیں جوخواب میں وہ ہوشب غم عید کا دن　　جائیں تو عید کا دن ہوشب غم کی صورت

جائیں گلشن سے تو لٹ جائے بہار گلشن　　دشت میں آئیں تو ہو دشت ارم کی صورت

بھیڑ کو خوف نہ ہو شیر سے جو تم چاہو　　تم جو چاہو تو بنے شیر غنم کی صورت

کوہ ہو جائیں اگر چاہو تو سونا چاندی　　سنگریزے بنیں دینار و درم کی صورت

صورت پاک وہ بے مثل ہے پائی تم نے　　جس کی ثانی نہ عرب اور نہ عجم کی صورت

دم نکل جائے مرا راہ میں ان کی نوریؔ
ان کے کوچہ میں رہوں نقش قدم کی صورت

منقبت

حضور پرنور سیدنا علاء الملت والدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیسے کاٹوں رتیاں صابر تارے گنت ہوں سیّاں صابر

مورے کر جوا ہوک اٹھت ہے موکو لگالے چھتیاں صابر

توری صورتیا پیاری پیاری اچھی اچھی بتیاں صابر

چیری کو اپنے چرنوں لگالے میں پروں تورے پیّاں صابر

ڈولے نیّا موری بھنور میں بلما پکڑے بیّاں صابر

چھتیاں لاگن کیسے کہوں میں تم ہو اونچے اٹریاں صابر

تورے دوارے سیس نواؤں تیری لے لوں بلیّاں صابر

سپنے ہی میں درشن دکھلادو موکو مورے گسیّاں صابر

تن ، من ، دھن سب توپہ وارے

نوری مورے سیّاں صابر

by Mubashir Younus

سلام

به سرکار خیر الانام علیه وعلیٰ آله التحیة والسلام

تم پر لاکھوں سلام تم پر لاکھوں سلام

سب سے اعلیٰ عزت والے غلبہ و قہر و طاقت والے

حرمت والے کرامت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

ظاہر باہر سیادت والے غالب قاہر ریاست والے

قوت والے شہادت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

نور علم و حکمت والے نافذ جاری حکومت والے

رب کی اعلیٰ خلافت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

آپ کا چاہا رب کا چاہا رب کا چاہا آپ کا چاہا

رب سے ایسی چاہت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

تم ہو شہ اورنگ خلافت تم ہو والی ملک جلالت

تم ہو تاج رفعت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

by Mubashir Younus

رب کے پیارے راج دلارے ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے
اے دامان رحمت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

دھودیں گنہ کے دھبے کالے ابر کرم کے برسیں جھالے
گیسوؤں والے رحمت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

ڈگمگ ڈگمگ نیا ہالے جیرا کانپے توئی سنبھالے
آہ دوہائی رحمت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

بگڑی ناؤ کون سنبھالے ہائے بھنور سے کون نکالے
ہاں ہاں زور و طاقت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

راجا پرجا آپ کے دوارے سب ہیں بیٹھے جھولی پسارے
داتا پیارے دولت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

کھیون ہارے کھیون ہارے بیّاں پکڑے مورے پیارے
قوت والے ہمت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

اپنے پرائے آپ کے در سے نعمتیں پائیں جھولیاں بھر کے
اللہ اللہ سخاوت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

عرش علا پر رب نے بلایا اپنا جلوۂ خاص دکھایا
خلوت والے جلوت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا ملک خدا ہے ملک تمہارا
رب کی اعلیٰ خلافت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

دے دیئے تم کو اپنے خزانے رب عزت رب علا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

ایسی دولت پائی پھر بھی مسکینی ہی تم نے چاہی
مسکینوں پر رحمت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

آپ سے دولت پائے دنیا آپ کریں خود فاقہ پہ فاقہ
ایسی بخشش و دولت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

by Mubashir Younus

نعمتیں تم اوروں کو کھلاؤ خود کھاؤ تو جو کی کھاؤ
نان جویں پہ قناعت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

دولت دو عالم کو بانٹو پیٹ پر اپنے پتھر باندھو
اللہ اللہ سخاوت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

غیروں کو اپنوں سے زیادہ بانٹی تم نے دولت دنیا
ماشاء اللہ ہمت والے تم پر لاکھو ں سلام

تم پر لاکھوں سلام

ہم ہیں جتنے خاطی مخطی آپ ہیں اس سے زائد معطی
عفو و صفح و عنایت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اس کا جلوہ
اچھی اچھی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

کتنے پردے ہیں چہرے پر چہرہ پھر بھی مانند قمر
اے نورانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

صورت اقدس سے حق ظاہر کلمہ پڑھتے دیکھ کے کافر
اے حقانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

بو جہل لعیں کلمہ پڑھتا دیکھا ہی نہیں اس نے شاہا
پردوں والی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

خلق تمہارا خلق الٰہی فیض تمہارا نامتناہی
اے پاکیزہ سیرت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

ایسی مقدس خواب راحت آپ تو سوئیں جاگے قسمت
اے ربانی دعوت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

چشم سر نے حق کو دیکھا دِل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

مَازَاغَ بَصَرُکَ یَا مَولیٰ مَاکَذَبَ قَلْبُکَ حِیْنَ رَاٰی
ایسی چشم بصیرت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

by Mubashir Younus

قول حق ہے قول تمہارا اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی
صدق و حق و امانت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

فعل تمہارا فعل خدا ہے اس کا گواہ اَللّٰهُ رَمٰی ہے
حق سے ایسی نسبت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

آپ کا ید ید رب واحد فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ہے شاہد
اے ربانی بیعت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

دین حق کے ہادی، رہبر تم ہو حق کے نائب اکبر
ناسخ ادیاں شریعت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

حلت و حرمت آپ کے منہ سے ایسے ہی ہے جیسے حق کے
حلت والے حرمت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

آپ کا سایہ کیسے ہوتا آپ ہیں نور حق کا سایا
ظل رحمت طلعت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

by Mubashir Younus

آپ کا دم ہے فرش کی نزہت اور قدم ہے عرش کی زینت
حسن و جمال و لطافت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

تم ہو نور چشم خلت تم ہو سرور قلب صفوت
تم ہو وجد کی فرحت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

اے شاہد حق ، شاہد امت کافر پر تم رب کی حجت
تم مومن کی نصرت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

سنت رب عزت تم ہو زیب و زین جنت تم ہو
امن و امان امت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ نوریؔ کو تم نوری بناؤ
اے چمکیلی رنگت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے　　بالا سے بالا عظمت والے
سب سے برتر عزت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

سب سے زائد حرمت والے　　سب سے بڑھ کر ہمت والے
سب سے برتر قدرت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

جاہ و جلال، وجاہت والے　　قوت وسطوت، صولت والے
شان وشوکت، حشمت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو ماہ لاہوت خلوت　　تم ہو شاہ ناسوت جلوت
تم ہو جامعیت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو جوہر فرد عزت　　تم ہو جسم و جان وجاہت
تم ہو تاج رفعت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو آب عین رحمت　　تم ہو تاب ماہ وحدت
اے چمکیلی رنگت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو نہر بحر وحدت　　تم ہو پیارے منبع کثرت
وحدت والے کثرت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

مالک کل کے تم ہو نائب　　سب ہے تمہارا حاضر، غائب
تم ہو شہود و غیبت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو سایۂ رب عزت　　تم ہو مایۂ خلق و خلقت
دونوں جہاں کی زینت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو صاحب عز و کرامت　　تم ہو لعل نگین کرامت
تم ہو نہایت رحمت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

اَوْحیٰ اِلَیْکَ اللّٰہُ مَا اَوْحیٰ　　مَنْ یَّعْمَلُھَا اِلَّا اَنْتَ
مولیٰ سر قدرت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

چہرہ مطلع نور الٰہی سینہ مخزن راز خدائی
شرح صدر صدارت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو ہمارے ہم ہیں تمہارے رب کے پیارے راج دلارے
عزت والے عظمت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

ہم ہیں بیٹھے تمرے دوارے اپنی اپنی جھولی پسارے
داتا پیارے دولت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

ہر علت کے تم ہو دافع ہر مشکل کے تم ہو رافع
صحت والے قوت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

ہر کربت کے تم ہو دافع ہر بیماری کے تم ہو نافع
اے سرمایۂ راحت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

بند الم اور بندے تمہارے آؤ آؤ پیارے پیارے
رأفت والے رحمت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

خاک قدم کی یاد قسم کی　　یہ ہے عزت آپ کے دم کی
عرش سے اعظم تربت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

سدرہ تمہارا عرش تمہارا　　کرسی تمہاری فرش تمہارا
مالک دوزخ و جنت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

رب نے تم کو سیر کرائی　　اپنی خدائی تم کو دکھائی
ایسی اچھی بصارت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

عرش خدا تک کس کی رسائی　　دولت رویت کس نے پائی
ایسی دولت و رفعت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

پایا تم نے رتبۂ عُلیا　　قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ
حق سے ایسی قربت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

غائب کیسے نہ ہوتا حاضر　　جب ہے باطن خود ہی ظاہر
علم غیب و شہادت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

by Mubashir Younus

تم ہو شمع علم و حکمت تم ہو ضوءِ نور ہدایت
اے نورانی طلعت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو باغ بہار و رحمت دل ہے غنچۂ راز وحدت
بھینی بھینی نکہت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

موج اول بحر رحمت جوش آخر بحر رأفت
فیض و جود و سخاوت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو وجہ بعث خلقت تم ہو سرّ غیب و شہادت
راز وحدت و کثرت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو فتح باب نبوت تم سے ختم دور رسالت
ا ن کی پچھلی فضیلت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو حق کے وہ ہے تمہارا سب ہے تمہارا جو ہے اس کا
حق سے ایسی الفت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

by Mubashir Younus

سرور و آقا، مالک و مولیٰ دونوں جگ کے تم ہو داتا
رحمت والے رأفت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

سارے رسولوں سے تم برتر تم سارے نبیوں کے سرور
سب سے بہتر امت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

کون ہے محبوبوں میں تم سا کوئی نہیں ہے حاشا کلّا
پیاری پیاری صورت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

حقا حق نے ہے تم کو کیا بے مثل و نظیر و بے ہمتا
اچھی اچھی سیرت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

دونوں جہاں کے سرور تم ہو دین حق کے رہبر تم ہو
شمع بزم ہدایت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

عرش کی زینت تم ہی سے ہے فرش کی نزہت تم ہی سے ہے
حسن و جمال و لطافت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

مہ کو تم نے ٹکڑے کیا ہے سورج تم نے لوٹایا ہے
زورِ دستِ قدرت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

نافع علت دافع کربت تم ہو کہف روز مصیبت
رب سے اذن شفاعت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

کوئی نہیں ہے ایسا آقا پردہ ڈھانپے جو تنگوں کا
شرم و حیا و غیرت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

للہ خبر لو نوریؐ کی اچھی صورت ہو نوریؐ کی
چاند سے اچھی صورت والے صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

جاری رہے گا سکہ تیرا

ماہ طیبہ نیر بطحا صلی اللہ علیک وسلم
تیرے دم سے عالم چمکا صلی اللہ علیک وسلم

تو ہے مظہر رب اجمل ظل ہیں تیرے سارے مرسل
کون ہے ہم سر تیرا شاہا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو پیارے اصل ہماری سارا جہاں ہے فرع تمہاری
تم سب کی ماہیت گویا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو آقا معرّف حق کے جلوے ہو نور مطلق کے
تم ہو حجت رب بر اعدا صلی اللہ علیک وسلم

تو ہے نائب رب اکبر پیارے ہر دم تیرے در پر
اہل حاجت کا ہے میلہ صلی اللہ علیک وسلم

حق نے بنایا ایسا تو نگر اکبر و اوسط و اصغر و سرور
تیرے در پر حاضر جملہ صلی اللہ علیک وسلم

ہر شے میں ہے تیرا جلوہ تجھ سے روشن دین و دنیا
بانٹا تو نے نور کا باڑا صلی اللہ علیک وسلم

ایماں تیری عظمت والفت اور تصدیق و جزم نسبت
مومن وہ جس نے پایا صلی اللہ علیک وسلم

بے شبہہ ہے زین طاعت حق یہ کہ ہے عین عبادت
حق کے پیارے تصور تیرا صلی اللہ علیک وسلم

تیری ضیا سے عالم چمکا سبحان اللہ ماشاء اللہ
جلوۂ حق ہے جلوہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

نور مجسم تیرے دم سے نوری صدقے روز ہیں پاتے
مہر و ماہ و انجم آرا صلی اللہ علیک وسلم

تو چاہے وہ جو رب چاہے رب چاہے وہ جو تو چاہے
چاہا تیرا رب کا چاہا صلی اللہ علیک وسلم

جتنے سلاطیں پہلے آئے سکے ان کے ہو گئے کھوٹے
جاری رہے گا سکہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

تاج سلطاں بن کر چمکا تیرے نقش پا کا جلوہ
تو ہے نور ذات مولا صلی اللہ علیک وسلم

تیرے گھر کا بچہ بچہ سارا گھرانا سید والا
نوری مورت نور کا پتلا صلی اللہ علیک وسلم

کی ہے ابر غم نے چڑھائی ماہ طیبہ تیری دہائی
بدر دجیٰ ہو جلوہ فرما صلی اللہ علیک وسلم

غم کی کالی گھٹائیں چھائیں رنج والم کی بلائیں چھائیں
شمس ضحیٰ ہو جلوہ فرما صلی اللہ علیک وسلم

خارِ غم کیسا چبھتا ہے کیسی خلش ہے دل دکھتا ہے
پیارے دل سے نکالو کانٹا صلی اللہ علیک وسلم

رافع تم ہو دافع تم ہو نافع تم ہو شافع تم ہو
رنج و غم کا پھر کیا کھٹکا صلی اللہ علیک وسلم

میں ہوں بے بس تو ہی بس ہے میں ہوں بے کس تو ہی کس ہے
کس لے کمر اور بہر مدد آ صلی اللہ علیک وسلم

سر پر بادل کالے کالے درد عصیاں کے ہیں چھالے
دم گھٹتا ہے میرے مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم

میں ہوں تنہا بن ہے سونا دزد ایماں سر پر پہنچا
میری خبر لے میرے مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم

حال ہمارا جیسا زبوں ہے اور وہ کیسا اور وہ کیوں ہے
سب ہے تم پر روشن شاہا صلی اللہ علیک وسلم

ہر ذرہ پر تیری نظر ہے ہر قطرہ کی تجھ کو خبر ہے
ہو علم لدنی کے تم دانا صلی اللہ علیک وسلم

عیب سے تم کو پاک کیا ہے غیب کا تم کو علم دیا ہے
اور خود حق بھی تم سے چھپا کیا صلی اللہ علیک وسلم

تو میرے ایماں کو جلا دے جان مسیحا دل کو جلا دے
مردہ ہے دل میرا آقا صلی اللہ علیک وسلم

حد سے بڑھ گئے عصیاں میرے تو دھودے آب رحمت سے
بحر رحمت جوش پہ آجا صلی اللہ علیک وسلم

کیسی زبانیں سوکھ گئی ہیں پیاس سے باہر آئی ہوئی ہیں
ابر کرم دیدے اک چھینٹا صلی اللہ علیک وسلم

مہر محشر سر پر سرور پھونکے دے ہے ہم کو یکسر
مہر سے کر گیسو کا سایا صلی اللہ علیک وسلم

منہ تک میرے پسینہ پہونچا ڈوبا ڈوبا ڈوبا ڈوبا
دامن میں لے لیجے آقا صلی اللہ علیک وسلم

آدم سے تا حضرت عیسیٰ سب کی خدمت میں ہو آیا
نفسی سب نے ہی فرمایا صلی اللہ علیک وسلم

میرے آقا میرے مولا آپ سے سن کر اِنِّیْ لَھَا
دم میں ہے دم میرے آیا صلی اللہ علیک وسلم

روشن ہو گیا اس سے سرور پیش داور شافع محشر
میرے مولا تم ہو تنہا صلی اللہ علیک وسلم

وقت ولادت تم نہیں بھولے وقت رحلت یاد ہی رکھے
اپنے بندے تم نے شاہا صلی اللہ علیک وسلم

آؤ آؤ میری خبر کو واروں تم پر قلب و جگر کو
میں بھی ہوں تمہارا بندہ صلی اللہ علیک وسلم

میری آنکھوں میرے سر پر میرے دل پر میرے جگر پر
پائے اقدس رکھ دو شاہا صلی اللہ علیک وسلم

تیرے نقش قدم نے سرور پتھر موم بنائے یکسر
موم بنا دل سنگیں میرا صلی اللہ علیک وسلم

آپ کا جلوہ ہر جزو کل میں آپ کے رنگ و بو ہر گل میں
آپ کی بو سے عالم مہکا صلی اللہ علیک وسلم

کون گیا ہے عرش علا تک کس کی رسائی ذات خدا تک
تم نے پایا اعلیٰ پایا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو اول تم ہو آخر تم ہو باطن تم ہو ظاہر
حق نے بخشے ہیں یہ اسما صلی اللہ علیک وسلم

بَارَکَ شَرَّفَ مَجَّدَ کَرَّم نَوَّرَ قَلْبَکَ اَسْریٰ عَلَّم
رب نے تم کو کیا کیا بخشا صلی اللہ علیک وسلم

صاحب دولت تم ہی تو ہو قاسم نعمت تم ہی تو ہو
تم ہو سارے جگ کے داتا صلی اللہ علیک وسلم

اَنْتَ الرَّافِع اَنْتَ النَّافِع اَنْتَ الدَّافِع اَنْتَ الشَّافِع
اِشْفَعْ عِنْدَ الرَّبِّ الْاَعْلیٰ صلی اللہ علیک وسلم

اَنْتَ الْاَوَّل اَنْتَ الْاٰخِر اَنْتَ الْبَاطِن اَنْتَ الظَّاهِر
اَنْتَ سَمْعِي الْمَوْلیٰ تَعَالیٰ صلی اللہ علیک وسلم

مَنْ لِّیْ نَاصِرمَالِی وَالِیْ غَیْرُکَ مَالِیْ فَانْظُرْحَالِیْ
وَاسْمَعْ قَالِیْ یَامَوْلَایْ صلی اللہ علیک وسلم

اَنْتَ الْقَاسِم رَبُّکَ مُعْطِیْ تم ہی نے سب کو نعمت دی
دے دو مجھ کو میرا حصہ صلی اللہ علیک وسلم

اَنْتَ شَفِیْعِیْ اَنْتَ وَکِیْلِیْ اَنْتَ حَبِیْبِیْ اَنْتَ طَبِیْبِیْ
اَنْتَ کَفِیْلِیْ یَا مَوْلَانَا صلی اللہ علیک وسلم

حاضر در ہے نوریؔ مضطر آپ کا یہ موروثی ثنا گر
ابن رضاؔ ہے خواہاں رضا کا صلی اللہ علیک وسلم

پیکر حسن تمام

اَلصَّلَا ۃُ وَالسَّلام اے سرور عالی مقام

اَلصَّلَا ۃُ وَالسَّلام اے رہبر جملہ انام

اَلصَّلَا ۃُ وَالسَّلام اے مظہر ذات السلام

اَلصَّلَا ۃُ وَالسَّلام اے پیکر حسن تمام

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

یَاحَبِیْبَ اللّٰہ اَنْتَ مَھْبَطُ الْوَحْیِ الْمُبِیْن

اِنِّیْ مُذْنِب سَیِّدِیْ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اَنْتَ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْن

یَا نَبِیَّ اللّٰہ اَنْتَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

by Mubashir Younus

اے شہ عرش آستاں اے سرور کون و مکاں
اے مرے ایمانِ جاں اے جانِ ایمانِ زماں
اے مرے امن و اماں اے سرور ہر دو جہاں
میں ہوں عاصی سرورا اور تم شفیعِ عاصیاں
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے کہ تیری ذاتِ عالی سرّ ہر موجود ہے
اے وہ سرور جس پہ صدقے بود ہر نابود ہے
اے وہ جس کا در درِ فیض و سخا و جود ہے
اے وہ جس کا باب دشمن پر بھی نامسدود ہے
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے وہ جس کا رب ہے شاہد اور وہ مشہود ہے
اے وہ جس کا رب ہے حامد اور وہ محمود ہے
اے وہ جس کا رب ہے قاصد اور وہ مقصود ہے
اے کہ جس کا جود ایسا ہے کہ لامقصود ہے
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

قبلۂ کونین ہیں سرکار امام القبلتین
آپ ہیں فتحِ خدا سے فاتحِ بدر و حنین
دور در سے جو ہوا تو پھر کہاں یہ امن و چین
ہم پہ بھی چشمِ کرم ہو سیدی بہر حسین

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے شہنشاہ دو عالم شافع روز قیام
زینت گلزار طیبہ مرجع ہر خاص و عام
حاضر در آج ہیں سرکار کے رضوی غلام
از پے احمد رضا مقبول ہو ان کا سلام

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

آئینۂ حق نما

درمنقبت حضور پرنور پیران پیر دستگیر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترا جلوہ نور خدا غوث اعظم ترا چہرہ ایماں فزا غوث اعظم

مجھے بے گماں دے گما غوث اعظم نہ پاؤں میں اپنا پتا غوث اعظم

خودی کو مٹادے خدا سے ملادے دے ایسی فنا و بقا غوث اعظم

خودی کو گماؤں تو میں حق کو پاؤں مجھے جام عرفاں پلا غوث اعظم

خدا ساز آئینۂ حق نما ہے ترا چہرۂ پر ضیا غوث اعظم

خدا تو نہیں ہے مگر تو خدا سے جدا بھی نہیں ہے ذرا غوث اعظم

نہ تو خود خدا ہے نہ حق سے جدا ہے خدا کی ہے تو شان یا غوث اعظم

تو باغ علی کا ہے وہ پھول جس سے دماغ جہاں بس گیا غوث اعظم

ترا مرتبہ کیوں نہ اعلیٰ ہو مولیٰ ہے محبوب رب العلا غوث اعظم

ترا رتبہ اللہ اکبر سروں پر قدم اولیا نے لیا غوث اعظم

ترا دامن پاک تھامے جو رہزن بنے ہادی و رہنما غوث اعظم

نہ کیوں مہرباں ہو غلاموں پہ اپنے کرم کی ہے تو کان یا غوث اعظم

ترے صدقہ جاؤں مری لاج رکھ لے ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

پریشان کردے پریشانیوں کو پریشان دل ہے مرا غوث اعظم

مری کشتی چکرا رہی ہے بھنور میں مرے ناخدا باخدا غوث اعظم
خدا را سہارا ، سہارا خدا را تلاطم ہے حد سے سوا غوث اعظم
ارے مورے سیاں پڑوں تورے پیّاں پکڑ موری بیّاں پیا غوث اعظم
خطائیں ہماری جو حد سے سوا ہیں عطا تیری ان سے سوا غوث اعظم
خطاکاریاں گر چہ حد سے بھی اپنی سوا ہیں سوا ہیں سوا غوث اعظم
ہماری خطا کو تمہاری عطا سے بھلا کوئی نسبت بھی یا غوث اعظم
تو رحم و کرم کا ہے بے پایاں دریا یہ اک فرد عصیاں ہے یا غوث اعظم
یہ اک فرد عصیاں ہے کیا تیرے آگے اگر لاکھوں سے ہوں سوا غوث اعظم
ترا ایک ہی قطرہ دھودے گا سارا ہر اک صفحۂ پر خطا غوث اعظم
تو بیکس کا کس اور بے بس کا بس ہے تواں ناتوانوں کی یا غوث اعظم
مری جان میں جان آئے جو آئے مرا جان عالم مرا غوث اعظم
مری جان کیا جانِ ایماں ہو تازہ کہ ہے محی دینِ خدا غوث اعظم
مرا سر تری کفش پا پر تصدق وہ پا کے تو قابل ہے یا غوث اعظم

جھلک روئے انور کی اپنی دکھا کر
تو نوریؔ کو نوری بنا غوث اعظم

ترے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم

کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم — مٹا قلب کی بے کلی غوث اعظم
مرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی — چمک اٹھے دل کی گلی غوث اعظم
ترے رب نے مالک کیا تیرے جد کو — ترے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم
وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا — ترے در پہ دنیا ڈھلی غوث اعظم
کہا جس نے یا غوث اغثنی تو دم میں — ہر آئی مصیبت ٹلی غوث اعظم
نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا — خبر جس کی تم نے نہ لی غوث اعظم
مری روزی مجھ کو عطا کردے آقا — ترے در سے دنیا نے لی غوث اعظم
نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں — کہیں اور بھی ہے چلی غوث اعظم
صدا گر یہاں میں نہ دوں تو کہاں دوں — کوئی اور بھی ہے گلی غوث اعظم
جو قسمت ہو میری بری اچھی کردے — جو عادت ہو بد کر بھلی غوث اعظم
ترا مرتبہ اعلیٰ کیوں ہو نہ مولیٰ — تو ہے ابن مولیٰ علی غوث اعظم
قدم گردن اولیاء پر ہے تیرا — ہے تو رب کا ایسا ولی غوث اعظم
جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی — تجھے ایسی قدرت ملی غوث اعظم
ہمارا بھی بیڑا لگادو کنارے — تمہیں ناخدائی ملی غوث اعظم
تباہی سے ناؤ ہماری بچادو — ہوائے مخالف چلی غوث اعظم
تجھے تیرے جد سے انہیں تیرے رب سے — ہے علم خفی و جلی غوث اعظم
مرا حال تجھ پر ہے ظاہر کہ پتلی — تری لوح سے جا ملی غوث اعظم
خدا ہی کے جلوے نظر آئے جب بھی — تری چشم حق بیں کھلی غوث اعظم

فدا تم پہ ہوجائے نوری مضطر
یہ ہے اس کی خواہش دلی غوث اعظم

کرو ہم پہ یلسّ آ دم غوث اعظم

تجلی نور قِدَم غوث اعظم ضیائے سراج الظلم غوث اعظم
ترا حِل ہے تیرا حرم غوث اعظم عرب تیرا تیرا عجم غوث اعظم
کرم آپ کا ہے اعم غوث اعظم عنایت تمہاری اتم غوث اعظم
مخالف ہوں گو سو پَدم غوث اعظم ہمیں کچھ نہیں اس کا غم غوث اعظم
چلا ایسی تیغ دو دم غوث اعظم کہ اعدا کے سر ہوں قلم غوث اعظم
وہ اک وار کا بھی نہ ہوگا تمہارے کہاں ہے مخالف میں دم غوث اعظم
ترے ہوتے ہم پر ستم ڈھائیں دشمن ستم ہے ستم ہے ستم غوث اعظم
کہاں تک سنیں ہم مخالف کے طعنے کہاں تک سہیں ہم ستم غوث اعظم
بڑھے حوصلے دشمنوں کے گھٹادے ذرا لے لے تیغ دو دم غوث اعظم
نہیں لاتا خاطر میں شاہوں کو شاہا ترا بندۂ بے درم غوث اعظم
کرم چاہئے تیرا تیرے خدا کا کرم غوث اعظم کرم غوث اعظم
گھٹا حوصلہ غم کی کالی گھٹا کا بڑھی ہے گھٹا دم بدم غوث اعظم
بڑھا ناخدا سر سے پانی الم کا خبر لیجئے ڈوبے ہم غوث اعظم
کرو پانی غم کو بہادو الم کو گھٹائیں بڑھیں ہو کرم غوث اعظم
نظر آئے مجھ کو نہ صورت الم کی نہ دیکھوں کبھی روئے غم غوث اعظم
بڑھا ہاتھ کر دستگیری ہماری بڑھا ابر غم دم بدم غوث اعظم
خدا را ذرا ہاتھ سینے پہ رکھ دو ابھی مٹتے ہیں غم، الم غوث اعظم

خدا نے تمہیں محو و اثبات بخشا ہو سلطان لوح و قلم غوث اعظم
ہے قسمت میری ٹیڑھی تم سیدھی کردو نکل جائیں سب پیچ وخم غوث اعظم
خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے کرو ہم پہ فضل و کرم غوث اعظم

تم ایسے غریبوں کے فریاد رس ہو کہ ٹھہرا تمہارا عَلَم غوث اعظم
بعین عنایت بچشم کرامت بدہ جرعۂ نا چَشَم غوث اعظم
ترا ایک قطرہ عوالم نما ہے نہیں چاہئے جام جَم غوث اعظم
کچھ ایسا گمادے محبت میں اپنی کہ خود کہہ اٹھوں میں منم غوث اعظم

جسے چاہے جو دے جسے چاہے نہ دے ترے ہاتھ میں ہے نِعَم غوث اعظم
ترا حسن نمکیں بھرے زخم دل کے بنہ مرہمے بر دلم غوث اعظم
ترقی کرے روز و شب درد الفت نہ ہو قلب کا درد کم غوث اعظم
خدا رکھے تم کو ہمارے سروں پر ہے بس اک تمہارا ہی دم غوث اعظم

دم نزع سرہانے آجاؤ پیارے تمہیں دیکھ کر نکلے دم غوث اعظم
تری دید کے شوق میں جان جاناں کھنچ آیا ہے آنکھوں میں دم غوث اعظم
کوئی دم کے مہماں ہیں آجاؤ اس دم کہ سینے میں اٹکا ہے دم غوث اعظم
دم نزع آؤ کہ دم آئے دم میں کرو ہم پہ یٰسٓ دم غوث اعظم

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے جہاں چاہو رکھو قدم غوث اعظم
سر خود بہ شمشیر ابرو فروشم بمژگان تو سینہ ام غوث اعظم
بہ پیکان تیرت جگر می فروشم بہ تیر نگاہت دلم غوث عظم

دماغم رسد بر سر عرش اعلیٰ بپایت اگر سر نہم غوث اعظم
مری سر بلندی یہیں سے ہے ظاہر کہ شد زیر پایت سرم غوث اعظم
لگالو مرے سر کو قدموں سے اپنے تمہیں سِرِّ حق کی قسم غوث اعظم

قدم کیوں لیا اولیاء نے سروں پر تمہیں جانو اس کے حِکَم غوث اعظم
کیا فیصلہ حق و باطل میں تم نے کیا حق نے تم کو حَکَم غوث اعظم
تمہاری مہک سے گلی کوچے مہکے ہے بغداد رشک ارم غوث اعظم
کرم سے کیا رہ نما رہزنوں کو ادھر بھی نگاہ کرم غوث اعظم

مرا نفس سرکش بھی رہزن ہے میرا یہ دیتا ہے دم دم بدم غوث اعظم
دکھادے تو اِنِّیْ عَزُوْمٌ کے جلوے سنادے صدائے منم غوث اعظم
مرے دم کو اس کے دموں سے بچادے کرم کر کرم کر کرم غوث اعظم
میں ہوں ناتواں سخت کمزور حد کا ہیں زوروں چڑھے اس کے دم غوث اعظم

نہ پلہ ہو ہلکا ہمارا نہ ہم ہوں نہ بگڑے ہمارا بھرم غوث اعظم
کہاں تک ہماری خطائیں گنیں گے کریں عفو سب یک قلم غوث اعظم
ہماری خطاؤں سے دفتر بھرے ہیں کرم کر کہ ہوں کالعدم غوث اعظم

تمہارے کرم کا ہے نوریؔ بھی پیاسا
ملے یم سے اس کو بھی نم غوث اعظم

سایۂ خیرالوریٰ ملتا نہیں

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں
ڈھونڈتے پھرتے ہیں مہر و مہ پتا ملتا نہیں

ہے رگ گردن سے اقرب نفس کے اندر ہے وہ
یوں گلے سے مل کے بھی ہے وہ جدا ملتا نہیں

آب بحر عشق جاناں سینہ میں ہے موجزن
کون کہتا ہے ہمیں آب بقا ملتا نہیں

آب تیغ عشق پی کر زندۂ جاوید ہو
غم نہ کر جو چشمۂ آب بقا ملتا نہیں

ڈوب تو بحر فنا میں پھر بقا پائے گا تو
قبل از بحر فنا بحر بقا ملتا نہیں

دنیا ہے اور اپنا مطلب بے غرض مطلب کوئی
آشنا ملتا نہیں نا آشنا ملتا نہیں

ذرہ ذرہ خاک کا چمکا ہے جس کے نور سے
بے بصیرت ہے جسے وہ مہ لقا ملتا نہیں

ذرہ ذرہ سے عیاں ہے ایسا ظاہر ہو کے بھی
قطرے قطرے میں نہاں ہے برملا ملتا نہیں

جو خدا دیتا ہے ملتا ہے اسی سرکار سے
کچھ کسی کو حق سے اس در کے سوا ملتا نہیں

کیا علاقہ دشمن محبوب کو اللہ سے
بے رضائے مصطفیٰ ہرگز خدا ملتا نہیں

کوئی مانگے یا نہ مانگے ملنے کا در ہے یہی
بے عطائے مصطفائی مدعا ملتا نہیں

رہنماؤں کی سی صورت راہ ماری کام ہے
راہزن ہیں کوبکو اور رہنما ملتا نہیں

اہلے گہلے ہیں مشائخ آج کل ہر ہر گلی
بے ہمہ و باہمہ مرد خدا ملتا نہیں

ہیں صفائے ظاہری کے ساز و ساماں خوب خوب
جس کا باطن صاف ہو وہ باصفا ملتا نہیں

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر کا دور ہے
ایسے ملتے ہیں بہت اس سے ورا ملتا نہیں

بس یہی سرکار ہے اس سے ہمیشہ پائیں گے
دینے والے دیتے ہیں کچھ دن سدا ملتا نہیں

دور ساحل موج حائل پار بیڑا کیجئے — ناؤ ہے منجدھار میں اور نا خدا ملتا نہیں

وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈلو — بے وسیلہ نجدیو ! ہر گز خدا ملتا نہیں

دامن محبوب چھوڑے مانگے خود اللہ سے — ایسے مردک کو خدا سے مدعا ملتا نہیں

ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ سے عیاں پھر بھی نہاں — ہو کے شہ رگ سے قریں تر ہے جدا ملتا نہیں

طائر جاں کی طرح دل اڑ کے جا بیٹھا کہاں — میرے پہلو میں ابھی تھا کیا ہوا ملتا نہیں

دہر یہ الجھا ہوا ہے دہر کے پھندوں میں یوں — سارا الجھا سامنے ہے اور سرا ملتا نہیں

علم صانع ہوتا ہے مصنوع سے لیکن اسے — دیکھ کر مصنوع صانع کا پتا ملتا نہیں

نعمت کونین دیتے ہیں دو عالم کو یہی — مانگ دیکھو ان سے تم دیکھو تو کیا ملتا نہیں

سب سے پھر کر آئے ہیں اب شاہ والا کے حضور — جز تمہارے شافع روز جزا ملتا نہیں

دردمندی کے لئے آدم سے تا عیسیٰ گئے — دے جو اپنے درد کی حکمی دوا ملتا نہیں

جن سے امید کرم تھی دیدیا سب نے جواب — آج کے کام آنے والا خسروا ملتا نہیں

یاس کا عالم ہے سب سے آس توڑے آئے ہیں — ذات والا کے سوا اور آسرا ملتا نہیں

جل رہے ہیں پھنک رہے ہیں عاشقان سوختہ — دھوپ ہے اور سایۂ زلف رسا ملتا نہیں

وہ ہیں خورشید رسالت نور کا سایہ کہاں — اس سبب سے سایۂ خیر الوریٰ ملتا نہیں

دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا — ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

قاسم نعمت سے ہم مانگیں تو نجدی یوں بکیں — کیوں نبی سے مانگئے اللہ سے کیا ملتا نہیں

مُصْطَفٰی مَاجِئْتَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْں — چارہ ساز دوسرا تیرے سوا ملتا نہیں

خود خدا بے واسطہ دے یہ ہمارا منہ کہاں　　واسطہ سرکار ہیں بے واسطہ ملتا نہیں

ہم تو ہم وہ انبیاء کے بھی لئے ہیں واسطہ　　ان کو بھی جو ملتا ہے بے واسطہ ملتا نہیں

انبیاء بعض اولیاء فائز ہیں اس سرکار میں　　ہر ولی کو راستہ بے واسطہ ملتا نہیں

دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی سرکار کا　　خود خدا سے پائے جو ان کے سوا ملتا نہیں

زن، زمین و زور اور زر کے ہیں گاہک ہر کہیں　　دل سے جو ہو طالب ذکر خدا ملتا نہیں

چار زا اک ذال کے بدلے میں لیں چوکس رہے　　یہ نہ سمجھے یہ اکائی سیکڑا ملتا نہیں

داد دنیا کیسا اف سنتے نہیں فریاد بھی　　سننے والا درد کا کوئی شہا ملتا نہیں

باپ ماں بھائی بہن فرزند و زن اک اک جدا　　غم زَدہ ہر ایک ہے اور غم زُدہ ملتا نہیں

جو محبّ کی چیز ہے محبوب کے قبضے کی ہے　　ہاتھ میں ہو جس کے سب کچھ اس سے کیا ملتا نہیں

دل ستانی کرنے والے ہیں ہزاروں دلربا　　دل نوازی کرنے والا دلربا ملتا نہیں

دل گیا اچھا ہوا اس کا نہیں غم، غم ہے یہ　　لے گیا پہلو سے جو وہ دلربا ملتا نہیں

محی سنت، حامی ملت وہ مجدد دین کا　　پیکر رشد و ہدیٰ احمد رضا ملتا نہیں

بے نوا کو بے صدا ملتا ہے اس سرکار سے　　دودھ بھی بیٹے کو ماں سے بے صدا ملتا نہیں

کس طرح ہو حاضر در نوریؔ بے پر شہا
ناکے رو کے دشمنوں نے راستہ ملتا نہیں

موسم بہار آیا

یہ کس شہنشہِ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شہِ بالا کی آمد آمد ہے
یہ آج تارے زمیں کی طرف ہیں کیوں مائل
یہ آسماں سے پیہم ہے نور کیوں نازل
یہ آج کیا ہے زمانے نے رنگ بدلا ہے
یہ آج کیا ہے کہ عالم کا ڈھنگ بدلا ہے
یہ آج کاہے کی شادی ہے عرش کیوں جھوما
لب زمیں کو لب آسماں نے کیوں چوما
سما وہ ڈوبا ہوا اور ساوا خشک ہوا
خزاں کا دور گیا موسم بہار کا آیا
یہ آج کیا ہے کہ بت اوندھے ہوگئے سارے
یہ آج کیوں ہیں شیاطیں بندھے ہوئے سارے
یہ انبیاء و رسل کس کے انتظار میں ہیں
یہ آج لات وہبل کس سے انکسار میں ہیں
یہ آج بُشْریٰ لَکُمْ کی صدا کا شور ہے کیوں
یہ مرحبا کی نداؤں میں آج زور ہے کیوں

کہا جواب میں ہاتف نے لو مبارک ہو
اٹھو خدا کے حبیب آئے مژدہ ہو تم کو

وہ آئے آنے کی جن کے خبر تھی مدت سے
دعا خلیل کی عیسیٰ کی جو بشارت تھے

بڑھو ادب سے کرو عرض السلام علیک
وَاَھْلِ بَیْتِکَ وَالْاٰلِ وَالَّذِیْنَ لَدَیْک

سلام تم پہ خدا کا اور اس کی رحمت ہو
تحیت اس کی ثنا اس کی اس کی نعمت ہو

درود آپ پہ ہر آن بھیجے رب ودود
اور اس کی برکتوں کا روز آپ پر ہو ورود

سلام آپ پر نازل کرے صلاۃ و سلام
بلند ذکر کرے آپ کا ہمیشہ مدام

یہی ہیں جن کو ملائک سلام کرتے ہیں
انہی کی مدح و ثنا صبح و شام کرتے ہیں

حق سے ملانے آئے ہیں

رسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں

فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں

فلک کے حور و ملک گیت گانے آئے ہیں
کہ دوجہاں میں یہ ڈنکے بجانے آئے ہیں

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں
یہ حق کے بندوں کو حق سے ملانے آئے ہیں

یہ بھولے بچھڑوں کو رستے پہ لانے آئے ہیں
یہ بھولے بھٹکوں کو ہادی بنانے آئے ہیں

خدائے پاک کے جلوے دکھانے آئے ہیں
دلوں کو نور کے بقعے بنانے آئے ہیں

یہ قید و بند الم سے چھڑانے آئے ہیں
لو مژدہ ہو کہ رہائی دلانے آئے ہیں

چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں
مہک سے اپنی یہ کوچے بسانے آئے ہیں

نسیم فیض سے غنچے کھلانے آئے ہیں
کرم کی اپنی بہاریں دکھانے آئے ہیں

یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں
یہی تو روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں

یہ کفر و شرک کی نیویں ہلانے آئے ہیں
یہ شرک و کفر کی تعمیریں ڈھانے آئے ہیں

ہزار سال کی روشن شدہ بجھی آتش
یہ کفر و شرک کی آتش بجھانے آئے ہیں

سحر کو نور جو چمکا تو شام تک چمکا
بتادیا کہ جہاں جگمگانے آئے ہیں

انہیں خدا نے کیا اپنے ملک کا مالک
انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں

جو گر رہے تھے انہیں نائبوں نے تھام لیا
جو گر چکے ہیں یہ ان کو اٹھانے آئے ہیں

مسیح پاک نے اجسام مردہ زندہ کئے
یہ جان جاں دل و جاں کو جلانے آئے ہیں

بلاوا آپ کا اب تک دیا کئے نائب
اب آپ بندوں کو اپنے بلانے آئے ہیں

رؤف ایسے ہیں اور یہ رحیم ہیں اتنے
کہ گرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں

سنو گے ''لا'' نہ زبان کریم سے نوریؔ
یہ فیض و جود کے دریا بہانے آئے ہیں

گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں

ہم اپنی حسرت دل کو مٹانے آئے ہیں
ہم اپنی دل کی لگی کو بجھانے آئے ہیں
دل حزیں کو تسلی دلانے آئے ہیں
غم فراق کو دل سے مٹانے آئے ہیں

کریم ہیں وہ نگاہ کرم سے دیکھیں گے
ہے داغ داغ دل اپنا دکھانے آئے ہیں
غم و الم یہ مٹادیں گے شاد کردیں گے
ہم اپنے غم کا قضیہ چکانے آئے ہیں

حضور بہر خدا داستان غم سن لیں
غم فراق کا قصہ سنانے آئے ہیں
نگاہ لطف و کرم ہوگی اور پھر ہوگی
کہ زخم دل پہ یہ مرہم لگانے آئے ہیں

فقیر آپ کے در کے ہیں ہم کہاں جائیں
تمہارے کوچہ میں دھونی رمانے آئے ہیں
مدینہ ہم سے فقیر آکے لوٹ جائیں گے
در حضور پہ بستر جمانے آئے ہیں

خدا نے غیب دیا ہے انہیں ہے سب روشن
جو خطرے دل ہی میں چھپنے چھپانے آئے ہیں

کھلے گی میرے بھی دل کی گلی کہ جان جناں
چمن میں پھول کرم کے کھلانے آئے ہیں

کتاب حضرت موسیٰ میں وصف ہیں ان کے
کتاب عیسیٰ میں ان کے فسانے آئے ہیں

انہیں کی نعت کے نغمے زبور سے سن لو
زبان قرآں پہ ان کے ترانے آئے ہیں

دبا نہیں وہ فلک سے بلند و بالا ہے
تہ زمیں جسے سرور دبانے آئے ہیں

نصیب جاگ اٹھا اس کا چین سے سویا
وہ جس کو قبر میں سرور سلانے آئے ہیں

عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی
گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں

سبھی رسل نے کہا اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ
اَنَا لَهَا کا یہ مژدہ سنانے آئے ہیں

زبان انبیاء پر آج نفسی نفسی ہے
مگر حضور شفاعت کی ٹھانے آئے ہیں

کسی غریب کے پلے پہ وقت وزن عمل
بھرم کرم سے یہ اس کا بنانے آئے ہیں

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی
یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں

خدا سے کرتے ہوئے عرض رَبِّ سَلِّمْہُ
صراط پر یہ کسی کو چلانے آئے ہیں

زباں جو دیکھے ہے سوکھی ہوئی تو بحرکرم
کسی کو حوض پہ شربت پلانے آئے ہیں

ہوا ہے حکم کسی کو کہ نار میں جائے
یہ سن کے دوڑ کے اس کو چھڑانے آئے ہیں

الٰہی! دور ہوں نجدی حجاز سے جلدی
حجازیوں کو یہ موذی ستانے آئے ہیں

نصیب تیرا چمک اٹھا دیکھ تو نوری
عرب کے چاند لحد کے سرہانے آئے ہیں

by Mubashir Younus 92

شرابِ طہور آنکھوں میں

جوخواب میں کبھی آئیں حضور آنکھوں میں
سرور دل میں ہو پیدا تو نور آنکھوں میں

ہٹادیں آپ اگر رخ سے اک ذرا پردہ
چمک نہ جائے ابھی برق طور آنکھوں میں

نظر کو حسرت پا بوس ہے مرے سرور
کرم حضور کریں پر ضرور آنکھوں میں

کھلے ہیں دیدۂ عشاق قبر میں یوں ہی
ہے انتظار کسی کا ضرور آنکھوں میں

خدا ہے تو نہ خدا سے جدا ہے اے مولیٰ !
ترے ظہور سے رب کا ظہور آنکھوں میں

وجود شمس کی برہاں ہے خود وجود اس کا
نہ مانے کوئی اگر ہے قصور آنکھوں میں

خدا سے تم کو جدا دیکھتے ہیں جو ظالم
ہے زیغ قلب میں ان کے فتور آنکھوں میں

نہ ایک دل کہ مہ و مہر، انجم و نرگس
ہے سب کی آرزو رکھیں حضور آنکھوں میں

امنڈ کے آہ نہیں آئے اشک ہائے خوں
یہ آرہا ہے دل ناصبور آنکھوں میں

حضور آنکھوں میں آئیں حضور دل میں سمائیں
حضور دل میں سمائیں حضور آنکھوں میں

غلاف چشم کے اٹھتے ہی آسمان گئے
نظر کے ایسے قوی ہیں طیور آنکھوں میں

نظر نظیر نہ آیا نظر کو کوئی کہیں
جچے نہ غلماں نظر میں نہ حور آنکھوں میں

ہماری جان سے زیادہ قریب ہو ہم سے
تمہیں قریب جو ہم کو ہے دور آنکھوں میں

جہاں کی جان ہیں وہ جان سے نہ کچھ منظور
عیاں ہے کف کی طرح نزد و دور آنکھوں میں

مے محبت محبوب سے یہ ہیں سرسبز
بھری ہوئی ہے شراب طہور آنکھوں میں

ہوا ہے خاتمہ ایمان پر ترا نوریؔ
جبھی ہیں خلد کے حور و قصور آنکھوں میں

یہ کیا سوال ہے مجھ سے کہ کس کا بندہ ہے؟

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں
نہ کیسے یہ گل وغنچے ہوں خوار آنکھوں میں
بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

بسا ہوا ہے کوئی گل عذار آنکھوں میں
کھلا ہے چار طرف لالہ زار آنکھوں
ہوا ہے جلوہ نما گل عذار آنکھوں میں
خزاں کے دور میں پھولی بہار آنکھوں میں

سرور و نور ہو دل میں بہار آنکھوں میں
جو خواب میں کبھی آئے نگار آنکھوں میں

وہ نور دے مرے پروردگار آنکھوں میں
کہ جلوہ گر رہے رخ کی بہار آنکھوں میں

نظر ہو قدموں پر ان کے نثار آنکھوں میں
بنائیں اپنا ہوں وہ رہ گزار آنکھوں میں

نہ اک نگاہ ہی صدقہ ہو دل بھی قرباں ہو
کرم کرے تو وہ ناقہ سوار آنکھوں میں

بصر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو
لگاؤں خاک قدم بار بار آنکھوں میں

تمہارے قدموں پہ موتی نثار ہونے کو
ہیں بے شمار مری اشکبار آنکھوں میں

نظر نہ آیا قرار دل حزیں اب تک
نگاہ رہتی ہے یوں بے قرار آنکھوں میں

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے
کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے
جو نقش پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

ملے جو خاک قدم ان کی مجھ کو قسمت سے
لگاؤں سرمہ نہ پھر زینہار آنکھوں میں

مدینہ جان چمن اور خزاں سے ایمن ہے
لگائے خاک وہاں کی ہزار آنکھوں میں

کھلے ہیں دیدۂ عشاق خواب مرگ میں بھی
کہ اس نگار کا ہے انتظار آنکھوں میں

خزاں کا دور ہوا دور وہ جہاں آئے
ہوئی ہے قدموں سے ان کے بہار آنکھوں میں

یہ اشتیاق تری دید کا ہے جان جہاں
دم آگیا ہے دم احتضار آنکھوں میں

یہ آسمان کے تارے یہ نرگس شہلا
ترا ہی جلوہ ہے ان بے شمار آنکھوں میں

یہ دم ہمارا کوئی دم کا اور مہماں ہے
کرم سے لیجئے دم بھر قرار آنکھوں میں

وہ سبز سبز نظر آرہا ہے گنبد سبز
قرار آگیا یوں بے قرار آنکھوں میں

بہار دنیا ہے فانی نظر نہ کر اس پر
ہے کوئی دم کی یہ ساری بہار آنکھوں میں

یہ گل یہ غنچے یہ گلشن کے بیل اور بوٹے
انہیں کے دم کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

یہ حال زار ہے فرقت میں تیرے مضطر کا
کہ اشک آتے ہیں بے اختیار آنکھوں میں

وہی مجھے نظر آئیں جدھر نگاہ کروں
انہیں کا جلوہ رہے آشکار آنکھوں میں

by Mubashir Younus

یہ دل تڑپ کے کہیں آنکھوں میں نہ آجائے
کہ پھر رہا ہے کسی کا مزار آنکھوں میں

نہ ایسے پھول کھلے ہیں کبھی نہ آگے کھلیں
بہاروں میں ہے عرب کی بہار آنکھوں میں

قریب ہے رگ گردن سے پر جدا ہے وہ
نہ یار دل میں مکیں ہے نہ یار آنکھوں میں

یہ قرب اور یہ دوری خدا کی قدرت ہے
کہ ہوگا خلد میں دیدار یار آنکھوں میں

کرم یہ مجھ پہ کیا ہے مرے تصور نے
کہ آج کھینچ دی تصویر یار آنکھوں میں

فرشتو پوچھتے ہو مجھ سے کس کی امت ہو
لو دیکھ لو یہ ہے تصویر یار آنکھوں میں

نہ صرف آنکھیں ہی روشن ہوں دل بھی بینا ہو
اگر وہ آئیں کبھی ایک بار آنکھوں میں

ہزار آنکھیں ہیں تاروں کی اک گل مہتاب
یہ ایک پھول ہے جیسے ہزار آنکھوں میں

یوں ہی ہیں ماہ رسالت بھی سب نبیوں میں
کرور آنکھوں نہیں بے شمار آنکھوں میں

یہ کیا سوال ہے مجھ سے کہ کس کا بندہ ہے
میں جس کا بندہ ہوں ہے نور بار آنکھوں میں

ہے آشکار نظر میں جہاں کی نیرنگی
جما ہے نقشۂ لیل و نہار آنکھوں میں

جما ہوا ہے تصور میں روضۂ والا
بسے ہوئے ہیں وہ لیل و نہار آنکھوں میں

نہار چہرۂ والا تو گیسو ہیں والیل
بہم ہوئے ہیں یہ لیل و نہار آنکھوں میں

پیا ہے جام محبت جو آپ نے نوری
ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے

حبیب خدا کا نظارا کروں میں دل و جان ان پر نثارا کروں میں

تری کفش پا یوں سنوارا کروں میں کہ پلکوں سے اس کو بہارا کروں میں

تری رحمتیں عام ہیں پھر بھی پیارے یہ صدمات فرقت سہارا کروں میں

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے سوا تیرے سب سے کنارا کروں میں

میں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں ترے در سے اپنا گزارا کروں میں

سلاسل مصائب کے ابرو سے کاٹو کہاں تک مصائب گوارا کروں میں

خدا را اب آؤ کہ دم ہے لبوں پر دم واپسیں تو نظارا کروں میں

ترے نام پر سر کو قربان کر کے ترے سر سے صدقہ اتارا کروں میں

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروروں ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

مجھے ہاتھ آئے اگر تاج شاہی تری کفش پا پر نثارا کروں میں

ترا ذکر لب پر خدا دل کے اندر یونہی زندگانی گزارا کروں میں

دم واپسیں تک ترے گیت گاؤں محمد محمد پکارا کروں میں

by Mubashir Younus

ترے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں

مرا دین و ایماں فرشتے جو پوچھیں تمہاری ہی جانب اشارا کروں میں

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

جو ہو قلب سونا تو یہ ہے سہاگا تری یاد سے دل نکھارا کروں میں

خدا ایک پر ہو تو اک پر محمد اگر قلب اپنا دو پارا کروں میں

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں

صبا ہی سے نوریؔ سلام اپنا کہہ دے
سوا اس کے کیا اور چارا کروں میں

مجھے طیبہ بلالو

شاہ والا مجھے طیبہ بلالو طیبہ بلالو مجھے طیبہ بلالو
ڈیوڑھی کا اپنی کتا بنالو
قدموں سے اپنے مجھ کو لگالو

صدقے میں صدقے میں صدقے بلالو فرقت کے مارے کو پیارے جلالو
پیارے جلالو مجھے پیارے جلالو
مولیٰ جلالو مجھے آقا جلالو

دنیا کے جھگڑوں سے یکسر چھڑا کر غیروں کی الفت کو دل سے مٹا کر
شاہ والا مجھے اپنا بنالو
اپنا بنالو مجھے اپنا بنالو

نیکوں کے صدقے میں ہم سے بدوں کو زار و نزار و مصیبت زدوں کو
مولیٰ نبھالو مرے مولیٰ نبھالو
ہاں ہاں نبھالو مرے مولیٰ نبھالو

ہوتے ہو تم کیوں مایوس و مضطر کس واسطے ہو حیران و ششدر
دکھ درد والو سنو دکھ درد والو
طیبہ سے ہر ایک اپنی دوا لو

دارالشفاء طیبہ میں آؤ جو مانگو فوراً منہ مانگی پاؤ
اندوہ و غم سب اپنے مٹالو
رنج و الم سب دل سے نکالو

by Mubashir Younus

آنکھوں میں آؤ دل میں سماؤ پردہ اٹھاؤ جلوہ دکھاؤ
حسرت زدہ کی پیارے دعالو
حسرت نکالو مری حسرت نکالو

قربان جاؤں قربان جاؤں سرصدقے کرکے صدقے اتاروں
قدموں میں اپنے مولیٰ بلالو
مولیٰ بلالو مجھے آقا بلالو

باد مخالف تیز آرہی ہے کشتی ہماری چکرا رہی ہے
منجدھار میں ہے مولیٰ بچالو
پیارے بچالو مجھے شاہا بچالو

ڈولت ہے نیا موری بھنور میں مولیٰ تراؤ ایکے نجر میں
موری کھبر یا مورے پیالو
موکو بچالو پیا موکو بچالو

تائب ہوں نجدی آئب ہوں نجدی اور یہ نہ ہو تو خائب ہوں نجدی
غائب ہو ں نجدی مولیٰ نکالو
جلدی نکالو انہیں جلدی نکالو

یہ نوریؔ مضطر تیرا ثناگر اور اس کا گھر بھر ہو حاضر در
اپنے گدا گر کو در پر بلالو
امن واماں سے ہمیں سرور بلالو

بہار جاوداں تم ہو

بہار جانفزا تم ہو ، نسیم داستاں تم ہو
بہار باغ رضواں تم سے ہے زیب جناں تم ہو

حبیب رب رحمٰں تم مکین لامکاں تم ہو
سر ہر دو جہاں تم ہو شہ شاہنشہاں تم ہو

حقیقت آپ کی مستور ہے یوں تو نہاں تم ہو
نمایاں ذرے ذرے سے ہیں جلوے یوں عیاں تم ہو

حقیقت سے تمہاری جز خدا اور کون واقف ہے
کہے تو کیا کہے کوئی چنیں تم ہو چناں تم ہو

خدا کی سلطنت کا دو جہاں میں کون دولہا ہے
تم ہی تم ہو تم ہی تم ہو یہاں تم ہو وہاں تم ہو

تمہارا نور ہی ساری ہے ان ساری بہاروں میں
بہاروں میں نہاں تم ہو بہاروں سے عیاں تم ہو

زمین و آسماں کی سب بہاریں آپ کا صدقہ
بہار بے خزاں تم ہو بہار جاوداں تم ہو

تمہارے حسن و رنگ و بو کی گل بوٹے حکایت ہیں
بہار گلستاں تم ہو بہار بوستاں تم ہو

تمہاری تابش رخ ہی سے روشن ذرہ ذرہ ہے
مہ و خورشید و انجم برق میں جلوہ کناں تم ہو

by Mubashir Younus

نظر عارف کو ہر عالم میں آیا آپ کا عالم
نہ ہوتے تم تو کیا ہوتا بہار ہر جہاں تم ہو

تمہارے جلوۂ رنگیں ہی کی ساری بہاریں ہیں
بہاروں سے عیاں تم ہو بہاروں میں نہاں تم ہو
مجسم رحمت حق ہو کہ اپنا غم نہ اندیشہ
مگر ہم سے سیہ کاروں کی خاطر یوں رواں تم ہو

کجا ہم خاک افتادہ کجا تم اے شہ بالا
اگر مثل زمیں ہم ہیں تو مثل آسماں تم ہو
یہ کیا میں نے کہا مثل سما تم ہو معاذاللہ
منزہ مثل سے برتر ز ہر وہم و گماں تم ہو

میں بھولا آپ کی رفعت سے نسبت ہی ہمیں کیا ہے؟
وہ کہنے بھر کی نسبت تھی کہاں ہم ہیں کہاں تم ہو
چہ نسبت خاک را با عالم پاکت کہ اے مولیٰ
گدائے بے نوا ہم ہیں شہ عرش آستاں تم ہو

میں بیکس ہوں میں بے بس ہوں مگر کس کا تمہارا ہوں
تہ دامن مجھے لے لو پناہ بے کساں تم ہو
حقیقت میں نہ بیکس ہوں نہ بے بس ہوں نہ ناطاقت
میں صدقے جاؤں مجھ کمزور کے تاب وتواں تم ہو

ہمیں امید ہے روز قیامت ان کی رحمت سے
کہ فرمائیں ادھر آؤ نہ مایوس از جناں تم ہو

ستم کارو! خطا کارو! سیہ کارو! جفا کارو!
ہمارے دامن رحمت میں آجاؤ کہاں تم ہو

ستم کارو! چلے آؤ چلے آؤ چلے آؤ
ہمارے ہو ہمارے ہو اگر چہ از بداں تم ہو

تمہارے ہوتے ساتے درد دکھ کس سے کہوں پیارے
شفیع عاصیاں تم ہو وکیل مجرماں تم ہو

مسیح پاک کے قرباں مگر جان دل و ایماں
ہمارے درد کے درماں طبیب انس و جاں تم ہو

دکھائے لاکھ آنکھیں مہر محشر کچھ نہیں پروا
خدا رکھے تمہیں تم ہو مرے امن و اماں تم ہو

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نوریؔ جواں تم ہو

فقط نسبت کا جیسا ہوں حقیقی نوری ہو جاؤں
مجھے جو دیکھے کہہ اٹھے میاں نوری میاں تم ہو

ثنا منظور ہے ان کی، نہیں یہ مدعا نوریؔ
سخن سنج و سخنور ہو سخن کے نکتہ داں تم ہو

کرتے ہیں بخشش امت

کیا کہوں کیسے ہیں پیارے تیرے پیارے گیسو
دونوں عارض ہیں ضحیٰ لیل کے پارے گیسو

دست قدرت نے ترے آپ سنوارے گیسو
حور سو ناز سے کیوں ان پہ نہ وارے گیسو

خاک طیبہ سے اگر کوئی نکھارے گیسو
سنبل خلد تو کیا حور بھی ہارے گیسو

سنبل طیبہ کو دیکھے جو سنوارے گیسو
سنبل خلد کے رضواں بھی نثارے گیسو

کس لئے عنبر سارا نہ ہوں سارے گیسو
گیسو کس کے ہیں یہ پیارے ہیں تمہارے گیسو

ہوں نہ کیوں رحمت حق ،حق میں ہمارے گیسو
گیسو اے جان کرم ہیں یہ تمہارے گیسو

یہ گھٹا جھوم کے کعبہ کی فضا پر آئی
اڑ کے یا ابرو پہ چھائے ہیں تمہارے گیسو

ماہ تاباں پہ ہیں رحمت کی گھٹائیں چھائیں

روئے پر نور پہ یا چھائے تمہارے گیسو

سر بسجدہ ہوئے محراب خم ابرو میں

کعبۂ جاں کے جو آئے ہیں کنارے گیسو

نیر حشر ہے سر پر نہیں سایہ سرور

ہے کڑی دھوپ کریں سایہ تمہارے گیسو

سوکھ جائے نہ کہیں کشت امل اے سرور

بوندیاں لکۂ رحمت سے اتارے گیسو

اپنی زلفوں سے اگر نعل مبارک پونچھے

رضواں برکت کے لئے حور کے دھارے گیسو

گرد جھاڑی ہے ترے روضہ کی بالوں سے شہا

مشک بو کیسے نہ ہوں آج ہمارے گیسو

اب چمکتی ہے سیہ کارو تمہاری قسمت

لو جھکے اذن کے سجدے کو وہ پیارے گیسو

پیش مولائے رضا جو ہیں جھکے سجدے میں

کرتے ہیں بخشش امت کے اشارے گیسو

پھوار مستوں پہ ترے ابر کرم کی برسے

ساقیا کھول ذرا حوض کنارے گیسو

سایہ بھی چاہئے ہے مستوں کو دو چھینٹے میں

کاش ساقی کے کھلیں حوض کنارے گیسو

عنبرستاں بنے محشر کا وہ میداں سارا

کھول دے ساقی اگر حوض کنارے گیسو

بادہ و ساقی لب جو تو ہیں پھر ابر بھی ہو

ساقی کھل جائیں ترے حوض کنارے گیسو

یہ سر طور سے گرتے ہیں شرارے نوریؔ

روئے پر نور پہ یا وارے ہیں تارے گیسو

ختم الانبیاء تم ہو

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو
خدا تو کہہ نہیں سکتے مگر شان خدا تم ہو

نبیوں میں ہو تم ایسے نبی الانبیاء تم ہو
حسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوب خدا تم ہو

تمہارا حسن ایسا ہے کہ محبوب خدا تم ہو
مہ کامل کرے کسب ضیاء وہ مہ لقا تم ہو

علو مرتبت پیارے تمہارا سب پہ روشن ہے
مکین لامکاں تم ہو شہ عرش علا تم ہو

تمہاری حمد فرمائی خدا نے اپنے قرآں میں
محمد اور ممجد ، مصطفٰے و مجتبٰی تم ہو

جو سب سے پچھلا ہو پھر اس کا پچھلا ہو نہیں سکتا
کہ وہ پچھلا نہیں اگلا ہو اس سے ورا تم ہو

تمہیں سے فتح فرمائی تمہیں پر ختم فرمائی
رسل کی ابتدا تم ہو نبی کی انتہا تم ہو

خدا نے ذات کا اپنی تمہیں مظہر بنایا ہے
جو حق کو دیکھنا چاہیں تو اس کے آئینہ تم ہو

تمہیں باطن تمہیں ظاہر تمہیں اول تمہیں آخر
نہاں بھی ہو عیاں بھی مبتدا و منتہا تم ہو

منور کر دیا ہے آپ کے جلوؤں نے عالم کو
مہ و خورشید کو بخشی ضیاء نور خدا تم ہو

مٹا دی کفر کی ظلمت تمہارے روئے روشن نے
سویرا شرک کا تم نے کیا شمس الضحیٰ تم ہو

جہاں تاریک تھا سارا اندھیرا ہی اندھیرا تھا
تم آئے ظلمتیں تم سے مٹیں بدر الدجیٰ تم ہو

مرا منہ کیا کہ میں مدح وستائش میں زباں کھولوں
مرے آقا تم ایسے کہ ممدوح خدا تم ہو

رفعنا سے تمہاری رفعت بالا ہوئی ظاہر
کہ محبوبان رب میں سب سے عالی مرتبہ تم ہو

علو رتبۂ سرکار عالی سب پہ روشن ہے
مکین لامکاں تم ہو شہ عرش علا تم ہو

شب معراج سے اے سید کل ہوگیا ظاہر
رسل ہیں مقتدی سارے امام الانبیاء تم ہو

نہ ہوتے تم نہ ہوتے وہ کہ اصل جملہ تم ہی ہو
خبر تھے وہ تمہاری میرے مولیٰ مبتدا تم ہو

by Mubashir Younus

تمہارے چاہنے والے کو کچھ ایسی محبت ہے
ادھر ہو جائے وہ مولیٰ جدھر صدر الوریٰ تم ہو

تمہارے چاہنے والے اسے محبوب ہیں سارے
کچھ اس انداز کے پیارے حبیب کبریا تم ہو

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو

یہ کیا میں نے کیا کیوں ڈھونڈ ڈالا عرصۂ محشر
ہمیں معلوم تھا پیارے ہمارا مدعا تم ہو

مگر ایسا نہ کیوں ہوتا کہ محشر میں یہ کھلنا تھا
شفیع مجرماں پیش خدا تنہا شہا تم ہو

گرفتار بلا حاضر ہوئے ہیں ٹوٹے دل لے کر
کہ ہر بے کل کی کل ٹوٹے دلوں کا آسرا تم ہو

خبر لیجے خدارا میرے مولیٰ مجھ سے بے کس کی
کہ ہر بے کس کے کس بے بس کے بس روحی فداتم ہو

مسلط کر دیا تم کو خدا نے اپنے غیبوں پر
نبی مجتبیٰ تم ہو رسول مرتضیٰ تم ہو

چمک جائے دل نوریؔ تمہارے پاک جلووں سے
مٹا دو ظلمتیں دل کی مرے نور الہدیٰ تم ہو

by Mubashir Younus

شمع رسالت

تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ تو ماہ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ

جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

دل اپنا چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ

سرشار مجھے کردے اک جام لبالب سے تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ

تم آئے چھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا تھا بت خانہ

مست مے الفت ہے مدہوش محبت ہے فرزانہ ہے دیوانہ دیوانہ ہے فرزانہ

میں شاہ نشیں ٹوٹے دل کو نہ کہوں کیسے ہے ٹوٹا ہوا دل ہی مولیٰ ترا کاشانہ

کیوں زلف معنبر سے کوچے نہ مہک اٹھیں ہے پنجۂ قدرت جب زلفوں کا تری شانہ

اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری ہے زہر معاصی کا طیبہ ہی شفا خانہ

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ

ہر آرزو بر آئے سب حسرتیں پوری ہوں وہ کان ذرا دھر کر سن لیں مرا افسانہ

سنگ در جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ

گر پڑ کے یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا چھوٹے نہ الٰہی اب سنگ در جانانہ

by Mubashir Younus

سنگ درجاناں ہے ٹھوکر نہ لگے اس کو — لے ہوش پکڑ اب تو اے لغزش مستانہ

وہ کہتے نہ کہتے کچھ وہ کرتے نہ کرتے کچھ — اے کاش وہ سن لیتے مجھ سے مرا افسانہ

اے مفلسو! نادارو! جنت کے خریدارو! — کچھ لائے ہو بیعانہ کیا دیتے ہو بیعانہ

کچھ نیک عمل بھی ہیں یا یوں ہی امل ہی ہے — دنیا کی بھی ہر شے کا تم لیتے ہو بیعانہ

کچھ اس سے نہیں مطلب ہے دوست کہ دشمن ہے — ان کو تو کرم کرنا اپنا ہو کہ بیگانہ

حب صنم دنیا سے پاک کر اپنا دل — اللہ کے گھر کو بھی ظالم کیا بت خانہ

تھے پاؤں میں بے خود کے چھالے تو چلا سر سے — ہشیار ہے دیوانہ ہشیار ہے دیوانہ

آنکھوں میں مری تو آ اور دل میں مرے بس جا — دل شاد مجھے فرما اے جلوۂ جانانہ

آباد اسے فرما ویراں ہے دل نوریؔ — جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

سرکار کے جلووں سے روشن ہے دل نوریؔ
تا حشر رہے روشن نوریؔ کا یہ کاشانہ

مطلع انوار ہوجائے

کرم جو آپ کا اے سید ابرار ہوجائے
تو ہر بدکار بندہ دم میں نیکو کار ہوجائے
جو مومن دیکھے تم کو محرم اسرار ہوجائے
جو کافر دیکھ لے تم کو تو وہ دیندار ہوجائے

جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہوجائے
جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل وخوار ہوجائے

جو ہوجائے تمہارا اس پہ حق کا پیار ہوجائے
بنے اللہ والا وہ جو تیرا یار ہوجائے

اگر آئے وہ جان نور میرے خانۂ دل میں
مہ و خاور مرا گھر مطلع انوار ہوجائے

غم و رنج و الم اور سب بلاؤں کا مداوا ہو
اگر وہ گیسوؤں والا مرا دلدار ہوجائے

عنایت سے مرے سر پر اگر وہ کفش پا رکھ دیں
یہ بندہ تاجداروں کا بھی تو سردار ہوجائے

تلاطم کیسا ہی کچھ ہے مگر اے ناخدائے من
اشارہ آپ فرمادیں تو بیڑا پار ہوجائے

by Mubashir Younus

جو ڈوبا چاہتا ہے وہ تو ڈوبا ہوا بیڑا
اشارہ آپ کا پائے تو مولیٰ پار ہوجائے

تمہارے فیض سے لاٹھی مثال شمع روشن ہو
جو تم لکڑی کو چاہو تیز تر تلوار ہوجائے

گنہ کتنے ہی اور کیسے ہی ہیں پر رحمت عالم
شفاعت آپ فرمائیں تو بیڑا پار ہوجائے

بھرم رہ جائے محشر میں نہ پلہ ہلکا ہو اپنا
الٰہی! میرے پلے پر مرا غم خوار ہوجائے

اشارہ پائے تو ڈوبا ہوا سورج بر آمد ہو
اٹھے انگلی تو مہ دو بلکہ دو دو چار ہوجائے

ترا تصدیق کرنے والا ہے اللہ کا مومن
ترا منکر وہ جس کو حق سے ہی انکار ہوجائے

مرے ساقی مے باقی پلادے ایک عالم کو
جو باقی اور پیاسا ہے ترا میخوار ہوجائے

تمہارے حکم کا باندھا ہوا سورج پھرے الٹا
جو تم چاہو کہ شب دن ہو ابھی سرکار ہوجائے

قوافی اور مضامیں اچھے اچھے ہیں ابھی باقی
مگر بس بھی کرو نوریؔ نہ پڑھنا بار ہوجائے

by Mubashir Younus

ان کا ارشاد ہے ارشاد خداوند جہاں

مرض عشق کا بیمار بھی کیا ہوتا ہے
جتنی کرتا ہے دوا درد سوا ہوتا ہے

کیوں عبث خوف سے دل اپنا ہوا ہوتا ہے
جب کرم آپ کا عاصی پہ شہا ہوتا ہے

جس کا حامی وہ شہ ہر دوسرا ہوتا ہے
قید و بند دو جہاں سے وہ رہا ہوتا ہے

ان کا ارشاد ہے ارشاد خداوند جہاں
یہ وہی کہتے ہیں جو رب کا کہا ہوتا ہے

بادشاہان جہاں ہوتے ہیں منگتا اس کے
آپ کے کوچے کا شاہا جو گدا ہوتا ہے

پلہ نیکی کا اشارے سے بڑھا دیتے ہیں
جب کرم بندہ نوازی پہ تلا ہوتا ہے

سارا عالم ہے رضا جوئے خداوند جہاں
اور خدا آپ کا جویائے رضا ہوتا ہے

ہم نے یوں شمع رسالت سے لگائی ہے لو
سب کی جھولی میں انہیں کا تو دیا ہوتا ہے

از شہا تا بگدایان جہاں اک عالم
آپ کے در پہ شہا عرض رسا ہوتا ہے

ایسی سرکار ہے بھرپور جہاں سے لینے
روز ایک میلہ نیا در پہ لگا ہوتا ہے

دونوں ہاتھوں سے لٹاتے ہیں خزانہ لیکن
جتنا خالی کریں اتنا ہی بھرا ہوتا ہے

کردہ ناکردہ اشارے میں تمہارے ہو جائے
بے کیا آپ کے صدقہ میں کیا ہوتا ہے

بیکس و بے بس و بے یار و مددگار جو ہو
آپ کے در سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے

ان سے دشمن کی مصیبت نہیں دیکھی جاتی
دشمنوں کے لئے جی ان کا برا ہوتا ہے

جگمگا اٹھتا ہے دل کا مرے ذرہ ذرہ
جب مرا جان قمر جلوہ نما ہوتا ہے

آپ محبوب ہیں اللہ کے ایسے محبوب
ہر محبّ آپ کا محبوب خدا ہوتا ہے

جس گلی سے تو گزرتا ہے مرے جان جناں ذرہ ذرہ تری خوشبو سے بسا ہوتا ہے

عرش اعلیٰ سے کہیں بالا ہے رتبہ اس کا آپ کے قدموں سے سر جس کا لگا ہوتا ہے

پیاسو مژدہ ہو کہ وہ ساقیٔ کوثر آئے چین ہی چین ہے اب جام عطا ہوتا ہے

آستانے کے گداؤں کے لئے رحمت ہے اور اعدا پہ شہا قہر خدا ہوتا ہے

کب گل طیبہ کی خوشبو سے بسیں گے دل وجاں دیکھئے کب کرم باد صبا ہوتا ہے

دیکھئے غنچۂ دل اپنا کھلے گا کب تک دیکھئے کب دل پژمردہ ہرا ہوتا ہے

کب بہار چمن طیبہ نظر آتی ہے دیکھئے کب دل پژمردہ ہرا ہوتا ہے

سربلندی اسے حاصل ہے جناب رب میں جو کوئی در پہ ترے ناصیہ سا ہوتا ہے

دل تپا سوز محبت سے کہ سب میل چھٹے تپنے کے بعد ہی تو سونا کھرا ہوتا ہے

کب مٹانے سے کسی کے خط تقدیر مٹے ہو کے رہتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

محو اثبات کی ہاں آپ نے قدرت پائی تم جو چاہو تو برا آج بھلا ہوتا ہے

تیرا دیدار میسر ہو جسے نور خدا اسے دنیا ہی میں دیدار خدا ہوتا ہے

وہ نہیں حشر میں جو ہوگا شہا بے پردہ بلکہ جو آپ کے پردہ میں عطا ہوتا ہے

تیرا جلوہ نہیں اللہ کا جلوہ ہے وہ تیری صورت سے خدا جلوہ نما ہوتا ہے

تو ہے آئینۂ ذاتِ احدی اے پیارے یوں اسی کا ہے وہ جلوہ جو ترا ہوتا ہے

داغ دل میں جو مزہ پایا ہے نوریؔ تم نے
ایسا دنیا کی کسی شے میں مزا ہوتا ہے

by Mubashir Younus

وہ حسیں کیا جو فتنے اٹھا کر چلے

کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے　　کب کسی سے نگاہیں بچا کر چلے
کون ان سے نگاہیں لڑا کر چلے　　کس کی طاقت جو آنکھیں ملا کر چلے
وہ حسیں کیا جو فتنے اٹھا کر چلے　　ہاں حسیں تم ہو فتنے مٹا کر چلے
ان کے کوچہ میں منگتا صدا کر چلے　　رحمت حق ہو ہر دم دعا کر چلے
قصۂ غم سنایا سنا کر چلے　　جان عیسیٰ دوا دو دعا کر چلے
رب کے بندوں کو رب سے ملا کر چلے　　جلوۂ حق وہ ہم کو دکھا کر چلے
مَنْ رَانِیْ رَأَالْحَق سنا کر چلے　　میرا جلوہ ہے حق کا جتا کر چلے
جز بشر اور کیا دیکھیں خیرہ نظر　　اَیُّکُمْ مِثْلِیْ گو وہ سنا کر چلے
جگمگا ڈالیں گلیاں جدھر آئے وہ　　جب چلے وہ تو کوچے بسا کر چلے
کیسا تاریک دنیا کو چمکا دیا　　سارے عالم میں کیسی ضیا کر چلے
کوئی مانے نہ مانے یہ وہ جان لے　　سیدھا رستہ وہ سب کو بتا کر چلے
کوڑیوں کوڑھیوں کے لئے کوڑھ دور　　اچھا چنگا وہ خاصہ بھلا کر چلے
یاد دامن سے مرجھائی کلیاں کھلیں　　فیض سے اپنے غنچے کھلا کر چلے
شب کو شبنم کی مانند رویا کئے　　صورت گل وہ ہم کو ہنسا کر چلے
بد سے بدکو لیا جس نے آغوش میں　　کب کسی سے وہ دامن بچا کر چلے
جو کمینے تھے ان کو معزز کیا　　وہ رذیلوں کو سینے لگا کر چلے
سب کو اسلام کا تم نے بخشا شرف　　گرتے پڑتوں کو پیارے اٹھا کر چلے

این و آں اور چنین و چناں سرورا تیرے در سے سب اپنا بھلا کر چلے
جس کا ثانی ہوا اور نہ ہے اور نہ ہو وہ عطا کر چلے وہ سخا کر چلے
عمر بھر اعدا ان کو ستایا کئے اور وہ دشمنوں کو دعا کر چلے
سخت اعدا کو بھی عفو فرمادیا رحمت حق کی شانیں دکھاکر چلے
جسم پرنور کا یوں تو سایہ نہ تھا اور پتھر میں نقشے جماکر چلے
مرتے دم سر در پاک پر رکھ دیا اس ادا سے قضا ہم ادا کر چلے
جب قمر اک اشارے سے ٹکڑے کیا بولے کافر وہ جادو سا کیا کر چلے
معجزوں کو وہ جادو بتاتے رہے آپ اپنے پہ ظالم جفا کر چلے
جن کے دعوے تھے ہم ہی ہیں اہل زباں سن کے قرآں زبانیں دباکر چلے
کئی صحابی تھے پر تھی یہ ہیبت حق گردنیں سارے کافر جھکا کر چلے
اور گردن کشی کی تو مارے گئے سب نے جانا کہ ظالم خطا کر چلے
جن کو اپنا نہیں غم ہمارے لئے دوڑے جھپٹے وہ پاؤں اٹھا کر چلے
ابھی میزان پر تھے ابھی پل پہ ہیں پل میں گرتے بچائے بچاکر چلے
سر کوثر سنا شور پیاسوں کا جب پہونچے شربت پلایا پلاکر چلے
کسی جانب سے آئیں ندائیں حضور مجرموں کی رہائی کا کیا کر چلے
دم میں پہونچے وہ حکم رہائی دیا ان کو دوزخ سے پھیرا پھرا کر چلے

داغ دل ہم نے نوریؔ دکھا ہی دیا
درد دل کا فسانہ سنا کر چلے

by Mubashir Younus

چلو ہمیشہ کی لے لو بقا مدینے سے

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے
مریض عشق کی لائی دوا مدینے سے

سنو تو غور سے آئی صدا مدینے سے
قریں ہے رحمت و فضل خدا مدینے سے

ملے ہمارے بھی دل کو جلا مدینے سے
کہ مہر و ماہ نے پائی ضیا مدینے سے

تمہاری ایک جھلک نے کیا اسے دلکش
فروغ حسن نے پایا شہا مدینے سے

تمام شاہ و گدا پل رہے ہیں اس در سے
ملی جہان کو روزی سدا مدینے سے

جو آیا لے کے گیا کون لوٹا خالی ہاتھ
بتادے کوئی سنا ہو جو ''لا'' مدینے سے

بتادے کوئی کسی اور سے بھی کچھ پایا
جسے ملا جو ملا وہ ملا مدینے سے

وہ آیا خلد میں جو آ گیا مدینے میں
گیا وہ خلد سے جو چل دیا مدینے سے

نہ چین پائے گا یہ غم زدہ کسی صورت
مریض غم کو ملے گی شفا مدینے سے

لگاؤ دل کو نہ دنیا میں ہر کسی شے سے
تعلق اپنا ہو کعبے سے یا مدینے سے

گدا کی راہ جہاں دیکھیں پھر نوا کیوں ہو
نوا سے پہلے ملے بے نوا مدینے سے

چمن کے پھول کھلے مردہ دل بھی جی اٹھے
نسیم خلد سے آئی ہے یا مدینے سے

کرے گی مردوں کو زندہ یہ تشنوں کو سیراب
وہ دیکھو اٹھی کرم کی گھٹا مدینے سے

مدینہ چشمۂ آب حیات ہے یارو　　چلو ہمیشہ کی لے لو بقا مدینے سے

فضائے خلد کے قرباں مگر وہ بات کہاں　　مل آئیں حضرت رضواں ذرا مدینے سے

ہمارے دل کو تو بھایا ہے طیبہ ہی زاہد　　تمہیں ہے مکہ تو ہوگا سوا مدینے سے

چلے جو طیبہ سے مسلم تو خلد میں پہنچے　　کہ سیدھا خلد کا ہے راستہ مدینے سے

تم ایک آن میں آئے گئے تمہارے لئے　　دو گام بھی نہیں عرش علا مدینے سے

تمہارے قدموں پہ سر صدقے جاں فدا ہو جائے　　نہ لائے پھر مجھے میرا خدا مدینے سے

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد　　الٰہی! نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

ترے نصیب کا نوریؔ ملے گا تجھ کو بھی
لے آئے حصہ یہ شاہ و گدا مدینے سے

by Mubashir Younus

جدھر نگاہ کرم ہو خدا ادھر ہو جائے

نگاہ مہر جو اس مہر کی ادھر ہو جائے
گنہ کے داغ مٹیں دل مرا قمر ہو جائے

جو قلب تیرہ پہ تیری کبھی نظر ہو جائے
تو ایک نور کا بقعہ وہ سر بسر ہو جائے

ہماری کشت امل میں کبھی تو پھل آئے
کبھی تو شجرۂ امید بار ور ہو جائے

کبھی تو ایسا ہو یا رب وہ در ہو اور یہ سر
کبھی تو ان کی گلی میں مرا گزر ہو جائے

ہمارا سر ہو خدایا حبیب کا در ہو
ہماری عمر الٰہی یونہی بسر ہو جائے

جو سچے دل سے کہے کوئی یارسول اللّٰہ
مصیبتیں بھی ٹلیں ہر مہم بھی سر ہو جائے

مری مصیبتوں کا سلسلہ ابھی کٹ جائے
اشارہ ابروئے خم دار کا اگر ہو جائے

تڑپ رہے ہیں فراق حبیب میں عاشق
الٰہی! راہ مدینہ کی بے خطر ہو جائے

ترے غضب سے ہوں غارت یہ دہر کے شیطاں
بنے غلام ہر اک ان میں در بدر ہو جائے

by Mubashir Younus123

جو آپ چاہیں تو ہیزم کو دم میں سبز کریں
کرم جو آپ کا ہو خلد کا شجر ہوجائے

خدا کے فضل سے ہر خشک و تر پہ قدرت ہے
جو چاہو تر ہو ابھی خشک ، خشک تر ہوجائے

عیاں ہے دبدبہ تیرا سماوات و ساوہ سے
ہماری کھیتی بھی سوکھی ہے پیارے تر ہوجائے

جو کاسہ تاج کا لے کر تمہارے در پر آئے
تو بادشاہ حقیقت میں تاجور ہوجائے

ترے گداؤں کی پاپوش تاج سلطاں ہے
وہ جس کے سر پہ رکھیں نعل تاجور ہوجائے

جو آپ ہوں مرے پلے پہ پھر مجھے کیا ڈر
جدھر نگاہ کرم ہو خدا ادھر ہوجائے

جو خواب میں کبھی تشریف لائیں جان قمر
تو ان کے نور سے معمور سارا گھر ہوجائے

خدا نے قلب حقیقت تمہارے ہاتھ کیا
جو شاخ لڑنے کو دو تیغ اور تبر ہوجائے

جو وقت وزن گراں پلہ ہو گناہوں کا
شفاعت آپ کی اس دم مری سپر ہوجائے

اندھیری شب میں کرم سے تمہارے اے سرور
عصا صحابہ کا فانوس راہ بھر ہوجائے

by Mubashir Younus

خدا نے غیب تمہارے لئے حضور کیا
جو راز دل میں چھپے ہوں تمہیں خبر ہو جائے

وہ آئیں تیرگی ہو دور میرے گھر بھر کی
شب فراق کی یارب! کبھی سحر ہو جائے

حجاب اٹھیں جو مرقد سے ان کے روضہ تک
اندھیرا قبر کا مٹ جائے دوپہر ہو جائے

ترے حبیب کے دشمن ہیں اور خود تیرے
ہر ایک ان میں کا فی النّار والسّقر ہو جائے

کنار عاطفت ہاویہ میں اک اک جائے
جو ماں کی گود میں بیٹھے تو خوش پسر ہو جائے

سراپا آگ کے دریا میں ڈوب جائیں یہ
اگر حمیم کا دریا کمر کمر ہو جائے

چمک اٹھے مری قسمت کا تارا اے نوریؔ
اگر وہ غیرت خورشید میرے گھر ہو جائے

شربت دید میری دوائی ہے

فوج غم کی برابر چڑھائی ہے دافع غم تمہاری دہائی ہے
عمر کھیلوں میں ہم نے گنوائی ہے عمر بھر کی یہی تو کمائی ہے

تم نے کب بات کوئی نہ برائی ہے تم سے جو آرزو کی برآئی ہے
تم سے ہر دم امید بھلائی ہے میٹ دیجے جو ہم میں برائی ہے
تم نے کب آنکھ ہم کو دکھائی ہے تم نے کب آنکھ ہم سے پھرائی ہے
تم کو عالم کا مالک کیا اس نے جس کی مملوک ساری خدائی ہے

کس کے قبضے میں ہیں یہ زمین وزماں کس کے قبضے میں پیارے خدائی ہے
تو خدا کا ہوا اور خدا تیرا تیرے قبضے میں ساری خدائی ہے
جب خدا خود تمہارا ہوا تو پھر کون سی چیز ہے جو پرائی ہے
سب صفات خدا کے ہو تم مظہر ایک قابو سے باہر خدائی ہے

تاج رکھا ترے سر رَفَعْنَا کا کس قدر تیری عزت بڑھائی ہے
انبیاء کو رسائی ملی تم تک بس تمہاری خدا تک رسائی ہے
از زمیں تا فلک جن و انس و ملک جس کو دیکھو تمہارا فدائی ہے
رشک سلطان ہے وہ گدا جس نے تیرے کوچہ میں دھونی رمائی ہے

میری تقدیر کر دو بھلی تم نے قدرت محو و اثبات پائی ہے
میرا بیڑا کنارے لگے پیارے نوح کی ناؤ کس نے ترائی ہے

آگ کو باغ کس نے کیا پیارے تم نے، تم نے ہی قدرت یہ پائی ہے
میرے دل کی لگی بھی بجھا دیجے نار نمرود کس نے بجھائی ہے
شرر افشانیاں کس کی ہیں عشق کی آگ سینے میں جس نے لگائی ہے
کاش وہ حشر کے دن کہیں مجھ سے نار دوزخ سے تجھ کو رہائی ہے

خوشبوئے زلف سے کوچے مہکے ہیں کیسے پھولوں میں شاہا بسائی ہے
پیارے خوشبو تمہارے پسینے کی خلد کے پھولوں سے بھی سوائی ہے
بات وہ عطر فردوس میں بھی نہیں تیرے ملبوس نے جو سنگھائی ہے
اس رضا پر ہو مولیٰ رضائے حق راہ جس نے تمہاری جلائی ہے

ناخدا باخدا آؤ بہر خدا میری کشتی تباہی میں آئی ہے
ہیں یہ صدمے تری ہی فرقت کے روز افزوں یہ درد جدائی ہے
طیبہ جاؤں وہاں سے نہ واپس آؤں میرے جی میں تو اب یہ سمائی ہے
مر رہا ہوں تم آجاؤ جی اٹھوں شربت دید میری دوائی ہے

شوق دیدار نوری میں اے نوریؔ
روح کھنچ کر اب آنکھوں میں آئی ہے

میں نے مر کے حیات پائی ہے

تیری آمد ہے موت آئی ہے جان عیسیٰ تری دہائی ہے
کیوں وطن اپنا چھوڑ آئی ہے کیوں سفر کی مصیبت اٹھائی ہے
سیکڑوں آفتوں میں پھنسنے کو کیوں بدن میں یہ جان آئی ہے
ان کے جلوے ہیں میری آنکھوں میں اچھی ساعت سے موت آئی ہے
تم کو دیکھا تو دم میں دم آیا آپ آئے کہ جان آئی ہے
مر رہا تھا تم آئے جی اٹھا موت کیا آئی جان آئی ہے
اب تو آؤ کہ دم لبوں پر ہے چہرے پر مردنی بھی چھائی ہے
آیئے وقت ہے یہ آنے کا دیکھ لیں سب کی جاں پھر آئی ہے
زندگی میں نے پائی مر مر کے میں نے جی جی کے موت پائی ہے
زندگی کیا تھی جس میں موت آئی زندگی بعد مرگ پائی ہے
موت کا اب نہیں ذرا کھٹکا زندگی شبھ گھڑی سے پائی ہے
مرتے ہی زندگی ملی مجھ کو موت کے ساتھ جان آئی ہے
حسرت دید یار میں ہم نے آج مرمر کے موت پائی ہے
جو حسیں دیکھا مر مٹا اس پر میں نے مر کے حیات پائی ہے
چین کی نیند آج سویا ہوں موت آرام کی سلائی ہے
شامتوں نے تمہاری گھیرا ہے موت تم کو یہاں پہ لائی ہے

by Mubashir Younus

ذبح کر ڈالا تو نے او ظالم نفس تو تو نرا قصائی ہے
طاعت حق کا نام سنتے ہی تجھ کو کم بخت موت آئی ہے
معصیت زہر ہے مگر اوندھے تو نے سمجھا اسے مٹھائی ہے
کیا بگاڑا تھا تیرا کیوں بگڑا زہر کی پیالی کیوں پلائی ہے
اچھے جو کام کرنے ہیں کرلو جان اپنی نہیں پرائی ہے
نوریؔ ہرگز نہیں ہے تو ناری موت اسلام تونے پائی ہے

واہ کیا بات آپ کی نوریؔ
کیا ہی اچھی غزل سنائی ہے

جہاں سے فیض کا دریا بہا ہے

بخط نور اس در پر لکھا ہے یہ باب رحمت رب علا ہے
سر خیرہ جو اب در پر جھکا ہے ادا ہے عمر بھر کی جو قضا ہے
مقابل در کے یوں کعبہ بنا ہے یہ قبلہ ہے تو تو قبلہ نما ہے
در والا پہ اک میلا لگا ہے عجب اس در کے ٹکڑوں میں مزا ہے
یہاں سے کب کوئی خالی پھرا ہے سخی داتا کی یہ دولت سرا ہے
گدا تو ہے گدا جو بادشا ہے اسے بھی تو اسی در سے ملا ہے
جسے جو کچھ ملا جس سے ملا ہے حقیقت میں وہ اس در کی عطا ہے
اسی سرکار کا منگتا ہے عالم گدا اس در کا ہر شاہ و گدا ہے
یہاں سے بھیک پاتے ہیں سلاطیں اسی در سے انہیں ٹکڑا ملا ہے
اسی در سے پلے گا پل رہا ہے اسی گھر سے زمانہ پل چکا ہے
شب معراج سے ظاہر ہوا ہے رسل ہیں مقتدی تو مقتدا ہے
خدائی کو خدا نے جو دیا ہے اسی گھر سے اسی در سے ملا ہے
خدائے پاک تو گھر در سے ہے پاک مگر یہ در درپاک خدا ہے
یہاں وہ باخدا ہے جلوہ فرما جو کشتی کا جہاں کی ناخدا ہے
شہ عرش آستاں اللہ اللہ تصور سے خدا یاد آرہا ہے
یہ وہ محبوب حق ہے جس کی رویت یقین مانو کہ دیدار خدا ہے
ید اللہ جس کا دست پاک ٹھہرا وہ بیعت جس کی بیعت باخدا ہے

رمی جس کی رمی ٹھہری خدا کی کتاب اللہ میں اَللّٰہُ رَمیٰ ہے
قسم قرآن میں جس کی رہ گزر کی خدا نے یاد کی کیا مرتبہ ہے
وہی مطلوب جس کا ہر ہر انداز وہی محبوب جس کی ہر ادا ہے
ہوا سے پاک جس کی ذات قدسی وہ جس کی بات بھی وحی خدا ہے
نہیں کہتے ہوائے نفس سے کچھ جو فرمائیں وہی وحی خدا ہے
چمک سے جن کی روشن ہیں دو عالم مہک سے جس کی ہر بستاں بسا ہے
وہ جلوہ جس سے حق ہے آشکارا وہ صورت جو جمال حق نما ہے
وہ یکتا آئینہ ذات احد کا وہ مرآت صفات کبریا ہے
وہ پیارا جس پہ رب ہے ایسا پیارا کہ اس کے پیارے پر پیارا خدا ہے
وہ جس کا شہر بھی ہے ایسا پیارا جہاں کی رات دن سے بھی سوا ہے
جہاں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانا جہاں شاہ و گدا سب کا ٹھیا ہے
دوا دکھ درد کی ہے خاک جس کی معاصی کا جہاں دار الشفا ہے
کرم فرمایئے اے سرور دیں جہاں منگتوں کی پیہم یہ صدا ہے
خزانے اپنے دے کے تم کو حق نے نہ قاسم ہی کہ مالک کر دیا ہے
جسے جو چاہو جتنا چاہو دو تم تمہیں مختار کل فرمادیا ہے
دو عالم بھیک لیتے ہیں یہاں سے جو جس کے پاس ہے تیرا دیا ہے
نہ مانگیں تم سے ہم تو کس سے مانگیں ہیں سب در بند بس یہ در کھلا ہے
میں دَر دَر کیوں پھروں دُر دُر سنوں کیوں مرے سرور مرا کیا سر پھرا ہے
عطا فرماتے ہو بے مانگے سب کچھ یہ منگتا تم سے تم کو مانگتا ہے

تمہارا ملنا ملنا ہے خدا کا خدا مل جائے تو پھر کیا رہا ہے

عطا فرمایئے اپنے کرم سے مرے مولیٰ جو دل کا مدعا ہے

یہی سرکار فیض آثار ہے وہ جہاں سے فیض کا دریا بہا ہے

یہیں سے پاتے ہیں سب اپنے مطلب ہر اک کے واسطے یہ در کھلا ہے

بہ ہر لحظہ بہ ہر ساعت بہ ہر دم در سرکار فیض آثار وا ہے

نہیں تقسیم میں تفریق کچھ بھی کہ دشمن بھی یہیں کا کہہ رہا ہے

یہ وہ در ہے ہوا ہے وہ بھی حاضر جو اس سرکار کا دشمن چھپا ہے

سلام روستائی بے غرض نیست وہ کیا تعظیم کو حاضر ہوا ہے

عقیدے میں تو اس کے شرک ہے یہ دکھانے کو تقیہ کرلیا ہے

جلا ایمان سے ہوتی ہے دل پر وہ اندھا شیشہ ہے جو بے جلا ہے

نہیں شیشہ نہیں وہ دل تو جس پر خدا نے ختم فرمادی توا ہے

نہ ٹھہرے مطر حق کی بوند جس پر لہابی کیا ہے اک چکنا گھڑا ہے

بہت بد فرقے پیدا ہوچکے ہیں سبھی نے اک نیا مذہب گڑھا ہے

جو مذہب اہل سنت کے علاوہ بنا ہے وہ جہنم کا گڑھا ہے

جماعت پر ید رحمت ہے حق کا جدا فرقہ جہنم میں گرا ہے

ہے ان میں ایک فرقہ سب سے بدتر جسے شرک از امور عامہ ہے

نہیں جس سے کوئی موجود خالی کوئی بھی اس کی زد سے بچ سکا ہے

ہر اک اس شرک سے ٹھہرا جو مشرک جو ہے یا ہوگا یا آگے ہوا ہے

صحابہ ، خود نبی بلکہ خود اللہ سبھی پر حکم شرک اس نے جڑا ہے

جسے بدعت کی لت اتنی پڑی ہے کہ سنت کو بھی بدعت بولتا ہے
مے بدعت سے ہے سرشار ایسا کہ سب کچھ اس کو بدعت سوجھتا ہے
تھی اتنی تند مے جس کے نشے میں کہ خود اپنے ہی کو بھولا ہوا ہے
یہ خود ہے بدعتی مشرک یقیناً مگر سنی کو بدعی جانتا ہے
ہیں اس کے شرک و بدعت اہلے گہلے سراپا جن میں خود ڈوبا ہوا ہے
یہ ایسا اس کا حکم شرک و بدعت اسے ساون کے اندھے کا ہرا ہے
ہے سنی آئینہ اس نے جو دیکھا نظر اپنا ہی چہرہ آگیا ہے
اسے مَن ابتدع تو رہ گیا یاد مگر مَن سَنَّ یہ بھولا ہوا ہے
خود اپنے فتووں سے ہے آپ مشرک نہ بس مشرک ہی یہ مشرک جتا ہے
نہیں ہے باپ ہی مشرک کہ جد بھی اور اس کا جد جہاں تک سلسلہ ہے
کھلی تنقیصیں محبوبان حق کی یہ فرقہ برملا کرتا رہا ہے
کھلی توہین کی ہے خود خدا کی کہ اس کو کذب پر قادر کہا ہے
نہ ممکن ہی کہا بلکہ یہاں تک بڑھا ہے یہ کہ واقع کہہ گیا ہے
نہ بس اک کذب پر ہی اس نے بس کی کہ جہل و ظلم و سرقہ بھی کہا ہے
تمہیں حق نے دیئے ہیں وہ فضائل کہ شرکت ان میں ہونا ناروا ہے
مماثل ہو نہیں سکتا تمہارا تمہیں وہ فضل کل رب نے دیا ہے
تمہاری بے مثالی اس سے ظاہر کہ محبوب خدا تم کو کیا ہے
محبّ کیا چاہتا ہے مثل محبوب محبّ تو بے مثالی چاہتا ہے
مگر یہ فرقہ محبوب خدا کے کروروں مثل ممکن مانتا ہے

نہ ممکن ہی کہ چھ مثل واقع کہا کرتا کتب میں چھاپتا ہے
یونہی ختم نبوت کا ہے مانع شفاعت سے بھی منکر ہوگیا ہے
مسلمانوں کے ڈر سے لفظ مانے مگر معنی کا مانع بر ملا ہے
جو معنی ان کے ہیں ماثور اب تک صراحت سے انہیں رد کر رہا ہے
کہاں تک ظلم میں اس کے گناؤں کہاں تک میں گنوں کیا کیا بکا ہے
نفی جس علم کی سرکار سے کی اسی کو نص سے شیطاں کو دیا ہے
محیط ارض کا شیطان کو جب یہ نص سے علم ثابت مانتا ہے
شریک ابلیس کو کرتا ہے حق کا کہ شیطاں ہی کو یہ حق جانتا ہے
وہ کچھ مانے بہر صورت وہ خود ہی بڑا مشرک بحکم خود بنا ہے
مجانین و صبی حیواں بہائم یہ ان سب کے لئے بھی مانتا ہے
نبی غیر نبی میں فرق پوچھا بتاؤ ان میں ان میں فرق کیا ہے
انہیں جیسا بتایا علم اقدس کہا ہے بعض میں تخصیص کیا ہے
نفی شہ سے بوجہ شرک کی بھی مگر پھر بھی اسی میں مبتلا ہے
جو قسمت میں لکھا تھا کیوں نہ ہوتا کہیں تقدیر کا لکھا مٹا ہے
کریں لاکھوں جتن ہوتا ہے وہ ہی وہی ہوگا جو قسمت میں بدا ہے
خیال خر میں استغراق سے بد جو تعظیم نبی کو جانتا ہے
اگر اس کو کوئی اتنا کہے گا کہ وہ انساں نہیں خاصا گدھا ہے
بکھر جائیں گے اس پر کیسا کیسا جنہیں تہذیب نو کا ادّعا ہے
بیان عیب دشمن نعت ہی ہے کہ قرآں میں بھی تَبَّتْ یَدَا ہے

ضیائے کعبہ سے روشن ہیں آنکھیں منور قلب کیسا ہوگیا ہے
ہماری حاضری نورٌ علیٰ نور کہ بعد حج ہمیں حاضر کیا ہے
ضیائے روضہ کا عالم کہوں کیا کہ وہ تو نور کعبہ سے سوا ہے
یہاں محبوب رب ہے جلوہ آرا وہاں بس اک تجلّی کی ضیا ہے
ہے یہ تو وصل سے سرسبز دل شاد وہ نار ہجر سے دل سوختہ ہے
مہ وخور بھیک پاتے ہیں یہاں سے ضیائے روضہ کا کہنا ہی کیا ہے
فضائے طیبہ کے قربان جاؤں نسیم خلد سی جس کی ہوا ہے
خفیف و خوش مزا بے مثل پانی کہیں دنیا میں ایسا کب پیا ہے
زمین پاک وہ جس کو خدا نے کتاب اللہ میں ارض اللہ کہا ہے
ہمیں تو طیبہ ہے جنت سے بڑھ کر جہاں محبوب حق جلوہ نما ہے
قدم ہم جیسوں کے اس سرزمیں پر کرم سرکار کا ہے اور کیا ہے

وطن کی ہر سہانی صبح نوریؔ
یہاں کی شام غربت پر فدا ہے

ثنا جس کی ثنائے کبریا ہے

مے محبوب سے سرشار کر دے اویس قرنی کو جیسا کیا ہے

گمادے اپنی الفت میں کچھ ایسا نہ پاؤں میں میں میں جو بے بقا ہے

پلادے مے کہ غفلت دور کردے مجھے دنیا نے غافل کردیا ہے

عطا فرمادے ساقی جام نور ی لبالب جو چہیتوں کو دیا ہے

ثنا لکھنی ہے محبوب خدا کی خدا ہی جن کی عظمت جانتا ہے

میں تیرے فیض سے کچھ کہہ سکوں گا میں کیا ہوں اور مرا یارا ہی کیا ہے

سنا اے بلبل باغ مدینہ ترانہ اور دل یہ چاہتا ہے

سنا نوریؔ غزل اس کی ثنا میں

ثنا جس کی ثنائے کبریا ہے

خدا بھاتی تری ہر ہر ادا ہے

حقیقت آپ کی حق جانتا ہے وہ وہم و فہم سے آقا ورا ہے
کچھ ایسا آپ کو حق نے کیا ہے کہ خود وہ آپ کا طالب ہوا ہے
بلند اتنا تجھے حق نے کیا ہے کہ عرش حق بھی تیرے زیر پا ہے
جو اوروں کے علو کی انتہا ہے وہ سرکاری علو کی ابتدا ہے
خدا کی ذات تک تو ہی رسا ہے کسی کا بھی یہ عالی مرتبہ ہے
نہ ہے تم سا نہ کوئی ہوگا آگے نہ اے آقا کوئی تم سا ہوا ہے
ملائک میں رسل میں انبیاء میں کوئی عرش علا تک بھی گیا ہے
تعالی اللہ تیری شان عالی جلالت شان کی کیا انتہا ہے
نکالی زورق خورشید ڈوبی اشارے سے قمر ٹکڑے کیا ہے
تمہیں ہو دوسرا میں سب سے بالا بس اک اللہ ہی تم سے سوا ہے
تری صورت سے ہے حق آشکارا خدا بھاتی تری ہر ہر ادا ہے
نہیں ہوسکتا تجھ سے کوئی باہر کہ تو ہی مبتدا و منتہا ہے
تو ہے نور خدا پھر سایہ کیسا کہیں بھی نور کا سایہ پڑا ہے
تو ہے ظل خدا واللہ باللہ کہیں سائے کا بھی سایہ پڑا ہے
زمیں پر تیرا سایہ کیسے پڑتا ترا منسوب ارفع دائما ہے
خدا کا فضل اعظم آپ پر ہے سکھا سب کچھ تمہیں حق نے دیا ہے
نہ منت تم پہ استادوں کی رکھی تمہارا امی ہونا معجزا ہے

ہتیلی کی طرح پیش نظر ہے ہوا جو ہوگا جو کچھ ہو رہا ہے
نہ کوئی راز ہو پوشیدہ تم سے نہ کوئی راز پوشیدہ رہا ہے
چھپا تم سے رہے کیونکر کوئی راز خدا بھی تو نہیں تم سے چھپا ہے
مسلط غیب پر تو کیوں نہ ہوتا نبی و مجتبیٰ و مرتضیٰ ہے

تری مرضی رضائے حق ہے مولیٰ رضائے حق تری مرضی شہا ہے
گزر تیرا ہوا ہے جس گلی سے تری خوشبو سے ہر ذرہ بسا ہے
درودیں تم پہ حق کی ہوں ہمیشہ ہماری حق سے ہر دم یہ دعا ہے
درود اس پر ہو جس پر حق درودیں بہر لحظہ بہ ہر دم بھیجتا ہے

سلام اس پر جو ہے مطلوب رب کا سلام اس پر جو محبوب خدا ہے
سلام اس پر یہ بحر و بر ہیں جس کے سلام اس پر جو شاہ دوسرا ہے
جس آقا کے ملائک ہیں سلامی جو شاہ کرسی و عرش علا ہے
خدا کی سلطنت کا جو ہے دولہا سلام اس پر جو رحمت کا بنا ہے
جسے سنگ و شجر تسلیمیں کرتے سلام اس پر جو ایسا بادشا ہے
سلام اس پر جو اول ہے رسل کا سلام اس پر جو ختم الانبیا ہے
سلام اول کا اول پر ہمیشہ سلام باقی ہو جب تک بقا ہے
سلام آخر کا آخر پر ہو دائم نہ بس عالم ہی تک جس کو فنا ہے
سلام ظاہر و باطن ہو اس پر جو ظاہر ہو کے باطن ہوگیا ہے
سلام اے جان رحمت کان نعمت سلام اے کہ وہ شان حق نما ہے
رہے جلوہ تمہارا دل کے اندر مرے پیارے یہ دل کا مدعا ہے

رہے پیش نظر وہ روئے انور ترستی آنکھوں کی یہ التجا ہے
شراب دید سے دل شاد کیجے ہمارے درد کی یہ ہی دوا ہے
یہیں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ یہیں شاہ و گدا سب کا ٹھیا ہے
دم آخر تو آجا جان عیسیٰ ہیں ساقط نبضیں گھنگر بولتا ہے
دم آخر چلے آؤ خدا را دکھا دو مرنے والا جی رہا ہے
ترے قدموں میں جس کو موت آئے حیات جاوداں اس کی قضا ہے
ہٹا دیجے رخ انور سے گیسو اندھیرا قبر کا کالی بلا ہے
دکھا دیجے شہا پر نور چہرہ صفت میں جس کی والشّمس اور ضحیٰ ہے
سنگھا دیجے ہمیں وہ زلف مشکیں صفت میں جس کی واللیل سجیٰ ہے
ترے قربان اے زلف معنبر ہمارے سر ہجوم بد بلا ہے
مرے سر سے بلائیں دور فرما بلاؤں میں یہ بندہ مبتلا ہے
نحیف و ناتواں سرکار ہم ہیں بہت صبرآزما یہ ابتلا ہے
پریشاں ہوں پریشانی کرو دور بلاؤں میں یہ بندہ مبتلا ہے
نہ کیجے دور اپنے درسے ہم کو پڑا رہنے دو جو در پر پڑا ہے
شہید کربلا کا صدقہ دے دے تو شاہا دافع کرب و بلا ہے
پریشاں ہوں پریشانی کرو دور پریشاں سا پریشاں دل مرا ہے
پریشانی وطن کی یاد کرکے پریشاں دل ابھی سے ہورہا ہے
پریشانی ہے گوناگوں وطن میں پریشاں ان کو فرمادو تو کیا ہے
یہاں کیوں کر نہ دل آرام پائے جہاں آرام جان و دل مرا ہے

میں گھر جاؤں تو ان میں گھر نہ جاؤں یہاں بس یہ تفکر ہو رہا ہے
رموز مصلحت سرکار جانیں اگر واپس ہی فرمانا بھلا ہے
مگر اتنی گزارش کی اجازت یہ بندہ دست بستہ چاہتا ہے
ہمیں پھر اپنے قدموں میں بلانا یہی مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ پھر سرکار کے قدموں میں لائے یہیں پر مرنے جینے میں مزا ہے
قیامت ہے قیامت ہے قیامت جدھر دیکھو ادھر محشر بپا ہے
زمیں تانبے کی ہے سورج سروں پر تپش سے بھیجا سر میں کھولتا ہے
ذرا سا بھی نہیں سایہ کہیں پر عرق اتنا بہا دریا بہا ہے

زبانیں سوکھی ہیں کانٹے جمے ہیں عطش سے حال ابتر ہورہا ہے
کلیجے منہ کو آئے دم گھٹے ہیں الٹ کر دل گلے میں آرہا ہے
سراپا کوئی تو غرقِ عرق ہے کسی کے منہ تک آکررہ گیا ہے
تڑپتا ہے کوئی بے چین ہوکر کوئی گر کر زمیں پر لوٹتا ہے

مثال ماہی بے آب کوئی کوئی جل کر کباب سوختہ ہے
عجب ہی کس مپرسی کا ہے عالم جسے دیکھو بھڑکتا بھاگتا ہے
زن و شو میں نہیں باقی تعارف نہ بھائی بھائی کو پہچانتا ہے
نہ کوئی آج حامی ہے نہ یاور کہیں کس سے کہ ایسا ماجرا ہے

برے احوال ہیں اس روز اف اف بہت اہوال بہ کا سامنا ہے
کوئی ہانپے کوئی کانپے کراہے کوئی روتا کوئی چلا رہا ہے
ہے دار و گیر کا ہنگامہ برپا بہت سخت آفتوں کا سامنا ہے

by Mubashir Younus

رسل بھی نفسی نفسی کہہ رہے ہیں حمایت کا کسے اب آسرا ہے
بندھے گی آس اپنی بعد ہریاس اسی سے جو ہمارا آسرا ہے
اسی کے پاس سب پہنچیں گے آخر وہ جس کا نام نامی مصطفٰے ہے
شفاعت کا اسی کے سر ہے سہرا وہی اس بزم کا دولہا بنا ہے

چلو اے عاصیو! کیوں کڑھ رہے ہو وہ محبوب خدا جلوہ نما ہے
ملول اے غمزدو تم کس لئے ہو وہ پیارا مصطفٰے جب غمزُدا ہے
سنیں گے سننے والے اِذْهَبُوْا کے زبان پاک پر اِنِّیْ لَهَا ہے

مظالم کرلیں جتنے ہوویں ظالم
نہ کر غم نوریؔ کہ اپنا بھی خدا ہے

یہ پھل پھول لگنا تمہاری عطا ہے

دلوں کو یہی زندگی بخشتا ہے ترا درد الفت ہی دل کی دوا ہے
گلستان دنیا کا کیا ذکر آقا کہ طوطی ترا سدرہ پر بولتا ہے
مریض معاصی کو لے چل مدینہ مدینہ ہی عصیاں کا دارالشفا ہے
جو واصل ہے تم تک تو واصل ہے حق تک جو تم سے پھرا ہے وہ حق سے پھرا ہے
نماز اور روزے، زکوٰۃ اور حج سب ہیں مقبول سب جب تمہاری ولا ہے
عمل سب اکارت تمہارے عدو کے کہ ارشاد ربی جَعَلْنَا هَبَا ہے
محبت تمہاری محبت خدا کی عداوت تمہاری خدا سے دغا ہے
وہ کیسی ہی جھیلے مشقت ادا میں ادا کچھ نہیں ہے وہ سب کچھ قضا ہے
محبت تمہاری ہے ایمان کی جاں اگر یہ نہیں ہے تو ایماں ہوا ہے
کرے لاکھ دعوائے ایمان دشمن منافق کا دعوائے ایماں دغا ہے
خدا پر بھی ایماں اسی کو ہے حاصل جسے جان ایمان تجھ سے ولا ہے
خدا کے یہاں ہے سر افراز اتنا تری بارگہ میں جو جتنا جھکا ہے
اَغِثْنَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ اَغِثْنَا تباہی میں بیڑا ہمارا پھنسا ہے
یہ سچ ہے بد اعمالیوں ہی نے اپنی ہمیں روز بد یہ دکھایا شہا ہے
بہت نام لیوا ہوئے قتل و غارت خبر کیا نہیں تم سے کیا کچھ چھپا ہے
تصور میں بھی جو نہ تھے وہ مظالم ہوئے اور ابھی تک وہی سلسلہ ہے
نہ دیکھا تھا جو چشم گردوں نے اب تک ترے بندوں نے وہ ستم اب سہا ہے
چھنے مال و دولت ہوئے قتل و غارت ہزاروں کا ناموس لوٹا گیا ہے

لکھو کھا کئے ٹھنڈے سفا کیوں سے مگر ظالم اب تک بھی گرما رہا ہے

جو حق چاہتا ہے یہ وہ چاہتے ہیں جو یہ چاہتے ہیں وہ حق چاہتا ہے

مگر مولیٰ اب تو سزا پا چکے ہم کرم کیجئے اب یہی التجا ہے

نکوکار بندے ہی کیا ہیں تمہارے یہ بدکار بھی آپ ہی کا شہا ہے

نہ کیجے نظر اس کی بدکاریوں پر کرم کیجئے جو شعار آپ کا ہے

جو پہلے تھے آقا غلام آج ٹھہرے غلام اپنے آقا کا آقا بنا ہے

وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْھَویٰ سے ہے روشن زبان مقدس پہ حق بولتا ہے

انہیں کی رسائی ہے ذات خدا تک سوا ان کے کوئی بھی اس تک رسا ہے؟

دو عالم کو کردوں میں اس سر پہ صدقے نثار مدینہ جو سر ہو چکا ہے

اگر چہ ہے مکہ کی عظمت مسلم مگر میرا دل طیبہ ہی پر فدا ہے

ہے معراج قسمت حضوری یہاں کی ہمیں آپ کا روضہ عرش علا ہے

نکوکار ہے آپ کا بد ہے کس کا وہ بھی آپ کا ہے جو بد ہے برا ہے

کہاں تک سہیں ہم مخالف کے طعنے خبر لیجئے وقت صبر آزما ہے

مقدر کے تم ہو مقدر تمہارا جو مرضی تمہاری ہے وہ قدر و قضا ہے

خدا کی جو مرضی وہ مرضی تمہاری جو مرضی تمہاری خدا کی رضا ہے

ہے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ اس کا ترے ہاتھ میں ہاتھ جس نے دیا ہے

اَنَا قَاسِمٌ سے ہے روشن جہاں میں جسے جو ملا وہ تمہارا دیا ہے

حبیب خدا ہے یہاں جلوہ فرما یہ گنبد نہیں برج عرش خدا ہے

بتقدیر قادر مقدر وہ پایا کہ مرضی ہی گویا قدر اور قضا ہے

یہاں بھیک لینے نہ کیوں آئے دنیا شہنشاہ عالم کی دولت سرا ہے

خدا ہی کی قدر اس نے ہرگز نہ جانی ترے رتبے میں جس کو چون و چرا ہے
نہ اہل نظر کا بنے سجدہ گہ کیوں جہاں نقش پائے حبیب خدا ہے
اسی در کا محتاج ہے سارا عالم اسی در سے پلتا پلے گا پلا ہے
یہ کون و مکاں یہ زمین و زماں سب بنے تیری خاطر تو وجہ بنا ہے
بنایا تجھے ایسا خالق نے تیرے کہ ذات خدا کا تو ہی آئینہ ہے
بنایا تمہیں اپنا مظہر خدا نے جہانوں کو مظہر تمہارا کیا ہے
یہ چاہت ہے محبوب تیری خدا کو جو تو چاہے وہ بھی وہی چاہتا ہے
کچھ ایسا سنوارا ہے تجھ کو خدانے کہ تو ہی خدائی کا دولہا بنا ہے
تمہارے ہی دم کی ہیں ساری بہاریں تمہارے ہی دم سے یہ نشو و نما ہے
تمہارا ہی رنگ اور تمہاری ہی بو تو ہے ان پھولوں میں ورنہ پھر اور کیا ہے
چمن ہونا سیراب و شاداب ہونا یہ پھل پھول لگنا تمہاری عطا ہے
اسی دم سے آباد سارے جہاں ہیں اسی دم سے سارا وجود و بنا ہے
ہے زیر نگیں تیرے ملک الٰہی تو ہی شاہ والائے قصر دنیٰ ہے
تو وہ تاجور ہے کہ تاج رفعنا ترے فرق اقدس پہ حق نے دھرا ہے
مہ و خور چمکتے دمکتے ہی نہ یوں یہ تیری چمک ہے یہ تیری ضیا ہے
ستاروں کی آنکھوں میں ہے نور کس کا تمہاری چمک ہے تمہاری ضیا ہے

(یہ نعت پاک ناتمام ہے)

امانت رسول رضوی غفرلہٗ

by Mubashir Younus

رباعیات

کفش پا ان کی رکھوں سر پہ تو پاؤں عزت
خاک پا ان کی ملوں منہ پہ تو پاؤں طلعت
طیبہ کی ٹھنڈی ہوا آئے تو پاؤں فرحت
قلب بے چین کو چین آئے تو جاں کو راحت

منظور نظر ہے بس ثنائے سرکار
جان دوجہاں کی جو ہیں سرہر کار
نوریؔ کافی ہے دو جہاں میں مجھ کو
مقبول اگر ہوں ان کو مرے افکار

گل ہائے ثنا سے مہکتے ہوئے ہار
سقم شرعی سے ہیں منزہ اشعار
دشمن کی نظر میں یہ نہ کھٹکیں کیونکر
ہیں پھول مگر ہیں چشم اعدا میں خار

by Mubashir Younus

حد بھر کا زیاں کار سیہ کار ہوں میں
امت میں بڑا سب سے گنہگار ہوں میں
پر دل کو ہے اپنے اس سے ڈھارس
فرماتا ہے اللہ کہ غفار ہوں میں

بدکار ہوں مجرم ہوں سیہ کار ہوں میں
اقرار ہے اس کا کہ گنہگار ہوں میں
بایں ہمہ ناری نہیں نوری ہوں حضور
مومن ہوں تو فردوس کا حقدار ہوں میں

ظالم ہوں جفا کار و ستم گر ہوں میں
عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں
یہ سب ہے مگر پیارے تری رحمت سے
سنی ہوں مسلمان مقرر ہوں میں

دنیا تو یہ کہتی ہے سخنور ہوں میں
ارے شعراء کا آج سرور ہوں میں
میں یہ کہتا ہوں یہ غلط ہے سو بار غلط
سچ تو ہے یہی کہ سب سے احقر ہوں میں

---

by Mubashir Younus